ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ کہ تالیف لطیف جناب مرزا امیر بیگ صاحب متخلص بہ ناطق دہلوی

مولود مخبر صادق

سے

شفیع ناطق

حسب الایماء جناب محمد نذیر حسین صاحب تاجر کتب محلہ بازار دریبہ کلاں۔

در مطبع جوہر ہند دہلی باہتمام [illegible] طبع شد

مولد فخر صادق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قلم ہی قلم شاخ گلزار احمد — کہ ہی خالق کل سزاوار حمد
زہے بادشاہ و زہے عز و جل — جز او سکے نہین لایق لم یزل
بقا و فنا بات کی بات مین — کرشمہ ہی ادنی سا وہ ذات مین
بشر کو عطا کی زبان و دہان — کیا اسنے کیا کیا زبانسے بیان
وہ بیشک ہی معبود ہر نیک و بد — ہی اوسکو ہی حمد و ثنا کل سزد

خالق جل و علی نے ہیژدہ ہزار عالم مین فرقہ بنی آدم کو باین زیور گویائی آراستہ و باین عقل و شعور پیراستہ فرما کر بخلعت اشرف المخلوقات لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ آدَمَ کے مزین فرمایا اور اس گروہ انسان مین انبیاء کرام علیہم السلام کو مخصوص بارگاہ عالی کا قرار دیکر قبائے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سے زیب و زینت بخشی اور اس تمام فرقہ انبیاء علیہم السلام مین حضرت سرور کائنات مفخر موجودات رحمۃ العالمین شفیع المذنبین امام المرسلین حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو بجامے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ و بہ قبائے لَقَدْ جَآءَكُمْ اور بہ عمامہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ و اور بہ زبان وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى اور بہ سند مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور بہ خطاب

حسب فرمایش میان نذیر حسین صاحب تاجر کتب دہلی مطبع جوہر ہند دہلی مین چھپ کر ان کے اہتمام سے شایع ہوئی

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ اور بہ لقب یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا اور بہ نام نامی وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اور بہ ارشاد اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمْ اور بہ الغام یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ و یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ خاص الخاص کیا

غزل

جیسے گروہ آدمی مین انبیا ہین خاص
سب خیل انبیا مین یونہی مصطفا ہین خاص

عارض رسول پاک کے بدر الدجا ہین خاص
بل جتنے ہین جبین کے ہلال عطا ہین خاص

ہرچند سب رسول ہین مقبول کبریا
لیکن شفیع روز جزا مصطفا ہین خاص

محبوب حق حبیب خدا فخر انبیا
یہ نام پاک بادشہ انبیا ہین خاص

جو عاشق حبیب الٰہی ہین وہ ہی لوگ
کوثر کی آب خلد کی زیب و ضیا ہین خاص

دہشت ہے کیا قیامت کبرا تو ہو بپا
اپنے شفیع مالک روز جزا ہین خاص

نعت محمدی نہ فراموش دل سے ہو
ناطق زبان و دل پے حمد و ثنا ہین خاص

پس جس طرح آنحضرت صلعم کل انبیا علیہم السلام سے برگزیدہ تر ہین اسی طرح آپکی امت کل نبیونکی امت سے فضل و برتر ہی کہ اس امت کی شان مین کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ آیا ہی اور سب سے زیادہ شرف اس امت کا یہ ہی کہ اس امت کے علما کو آپنے اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فرمایا ہی اور علماء امت محمد صلعم سے خاص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنکی شان مین وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا

الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ کلام مجید مین وارد ہی اصحاب سے اول خاص ہین حضرت امیر المومنین ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی نسب شریف انکا حضرت رسالت مآب صلعم سے کعب بن لوی مین ملتا ہی نام انکا قبل زمانہ اسلام کے عبد الکعبہ تھا جب شرف باسلام ہوئے تو حضرت صلعم نے آپکا نام عبد اللہ رکھا اور کنیت ابوبکر فرمائی اور بسبب تصدیق رسالت کے خطاب فیض الکتاب آپ کا صدیق ہوا ولادت باسعادت اوس معدن صدق و صفا کی واقعہ اصحاب فیل سے دو برس چار مہینے بعد آخر روز دوشنبہ یا شب سہ شنبہ کو ہوئی اللہ تعالی نے آپکی شان مین ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ فرمایا اور جس وقت آپنے اپنا تمام گھر راہ خدا مین مساکینون کو انعام کردیا اوسوقت یہ آیت آپکی شان مین نازل ہوئی وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی اور اسی مضمون کی دوسری آیت آپکی شان مین یہ ہی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی اور فرمایا آپ کی شان مین وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ اسی آیت مین لقب صدیق آپکا اللہ جل شانہ فرماتا ہی مفسرین یہ آیت بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین لکھتے ہین وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ و جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین آپکی شانمین آئی ہین جو آپ کی بزرگی پر دلالت کرتی ہین

غزل

کیا مقرب کبریا کے حضرت صدیق ہین
دوست ختم الانبیا کے حضرت صدیق ہین

انکا ایمان انس و جن کے ہو ایمان سے گران
پیشوا ہر پیشوا کے حضرت صدیق ہین

غار مین بھی تھے مصطفا خلد مین ہونگے ساتھ — دوست ایسے مصطفا کے حضرت صدیق ہین
شان مین انت عتیق انکے آئی ہی حدیث — برگزیدہ ہان خدا کے حضرت صدیق ہین
انکو ابراہیم کا کہتے تھے حضرت ہم شبیہ — لائق اس مہر و عطا کے حضرت صدیق ہین
سینہ صافی مین حضرت کے جو تھا انکو ملا — سینہ کل اہل صفا کے حضرت صدیق ہین
حق تعالی ہے رضا جو رضی صدیق کا — مقتدا راہ رضا کے حضرت صدیق ہین
رہبری کی بعد حضرت آپنے امت کی خوب — خضر ہان راہ خدا کے حضرت صدیق ہین

پیشوا آقا و ہادی رہنما و راہبر
ناطق مدحت سرا کے حضرت صدیق ہین

بعد انکے منتخب اصحاب مین حضرت امیر المومنین امام المتقین عمر بن الخطاب رضی تعالی عنہ بن فضل بن عبد العزیز بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن عدی بن کعب بن لوی ہین نسب انکا ہی حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے ساتھ کعب بن لوی مین ملتا ہی تولد ہوا انکا بعد تیرہ برس کے واقعہ اصحاب فیل سے روز دوشنبہ ماہ جمادی الاولی کے پہاڑ پر کہ جانب جنوب مکہ معظمہ کے واقع ہی کنیت انکی ابو حفص اور لقب شریف فاروق ہی دس آیتین کلام شریف مین حسب منشا و رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نازل ہوئین ایک تو جب آپ ہمرکاب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ابراہیم مین پہونچے آپ نے آنحضرت صلعم سے وہان نماز کی اجازت چاہی حضرت صلعم نے حکم الہی کا انتظار فرمایا اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى دوسرے ازواج مطہرات کے پردیکے واسطے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا منشا ہوا تو عورتون کے پردہ کرنیکے باب مین یہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ تیسرے آیہ

طلاق عَسَىٰ رَبُّهُ الی آخرہ چوتھے اسیران بدر کے باب مین مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ پانچوین عبد اللہ بن سلول منافق کے اوپر نماز جنازہ پڑھنے کے حق مین وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم الی آخرہ چھٹے آیہ تحریم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ ساتوین رمضان المبارک مین تمام رات کھانا پینا مباح ہونیکے باب مین أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ اور جب نزول اس آیت کا ہوا ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ روے اور عرض کیا کہ ہم خدا اور اوسکے رسول پر ایمان لائے اور اوسکے کلام کی تصدیق کی باوجود اسکے نجات نہ ملی مگر تھوڑون کو اوسوقت آٹھوین آیت حسب منشا آپکے نازل ہوئی ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ منقول ہی کہ یہودیون نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ جبرئیل آپکے پاس آتے ہین وہ ہمارے دشمن ہین اگر میکائیل آپکے پاس آتے تو ہم آپکا ایمان لاتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو دشمن جبرئیل کا ہی وہ میکائیل کا دشمن ہی اور جو دشمن میکائیل کا ہی وہ خدا اور اوسکے رسول کا دشمن ہی اور جو خدا و رسول کا دشمن ہی وہ کافر ہی اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کو یہ نوین آیت نازل ہوئی مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ دسوین آیہ کریمہ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝

غزل

اے خوشا حضرت عمر فاروق — وے زہے رفعت عمر فاروق
ہے جو حق علی لسان عمر — واہ رے عزت عمر فاروق
دم نہ کفار نے کبھی مارا — تھی یہ کچھ ہیبت عمر فاروق
مرتبہ ان کا جانتے تھے وہ — جن کو تھی صحبت عمر فاروق
ہی وہ ہی حجت خدا و رسول — جو کہ ہے حجت عمر فاروق

کی دعا مصطفا نے بہر عمر — کیا ہی تھی الفت عمر فاروق
اوسکو ہے قربت رسول کریم — جسکو ہے قربت عمر فاروق
کفر کا سر تو منکرون کی کمر — توڑتی صولت عمر فاروق
مال حق کو بنی ہیبتی دی — دیکھنا ہمت عمر فاروق
کیسے کیسے کئے ہین فتح ملک — تھی عجب شوکت عمر فاروق
ملک کفار کے تباہ ہوئے — جب ہوئی شہرت عمر فاروق
بڑھ گئی اور قوت اسلام — آئی جب نوبت عمر فاروق
موجد درۂ شریعت بھی — خاص ہین حضرت عمر فاروق
کی تراویح آپ نے تعلیم — ہمپہ تھی شفقت عمر فاروق
یاد حق کی جہاد راہ حق — تھی یہی عادت عمر فاروق
لائے ایمان سب گروہ گروہ — جب پڑی ضربت عمر فاروق
لطف اسلام کا اُسیکو ہے — جسکو ہے الفت عمر فاروق
بعد ابوبکر کے صحابہ نے — دل سے کی بیعت عمر فاروق
قطعہ
تھا بڑا ایک نرغۂ کفار — جب ہوئی دعوت عمر فاروق
لیکے کعبہ مین آئے احمد کو — دیکھنا جرارت عمر فاروق
کھل گیا روضۂ رسول کا در — لائے جب میت عمر فاروق

ہین جو مشتاق حشر مین ناطق
دیکھین گے صورت عمر فاروق

اے مسلمانون برگزیدہ صحابہ رسول الثقلین تیسرے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ

بن عفان بن ابی العاص بن حارث بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصا بن کلاب ہین نسب شریف اونکا جناب رسول خدا صلعم کے نسب مین عبدمناف سے ملتا ہی ولادت باسعادت آپکی بعد گزرنے پانچ برس دو مہینے چندروز کے واقعہ فیل ماہ ربیع الثانی شب شنبہ شہر مکہ ابوجہل کے مکان مین ظہور پائی کنیت اونکی ابوعمر نام مبارک عثمان اور بسبب نکاح دو صاحبزادیون رسول کریم کے لقب ذوالنورین ہوا انکی سخاوت و علو ہمتی کا حال خداوند کریم اس طرح ظاہر فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جنگ تبوک مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مال و اسباب و جانوران سے مسلمانون کو اسقدر مدد دی کہ آنحضرت صلعم نے تمام شب آپکے واسطے یہ دعا فرمائی یَا رَبِّ رَضِیْتُ عَنْ عُثْمَانَ فَارْضِ عَنْهُ اوسوقت اس آیت کا نزول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان مین ہوا اور آپکی ریاضت و عبادت کا حال بھی اسی آیت متبرکہ سے ظاہر ہوتا ہی قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ اور مفسرین نے اس آیت کو بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان مین لکھا ہی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ اور آپکے صبر و تحمل کی یہ آیت خبر دیتی ہی وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ سوا ان آیات کے اور بہت آیتین اور حدیثین آپکی شان اقدس مین وارد و صادر ہین۔

غزل

معدن جود و سخا عثمان ذوالنورین ہین — صاحب علم و حیا عثمان ذوالنورین ہین

دوستی عثمان کی واجب ہی ایمان دار کو — دوستدار مصطفی عثمان ذوالنورین ہین
پائین باغ انکا ہو جنت خلد ہی انکا محل — خاص خاص کبریا عثمان ذوالنورین ہین
بیٹیان اپنی نبی نے دو انھین کی ہین عطا — مرجع لطف وعطا عثمان ذوالنورین ہین
کس مشقت سے کیا قرآن کو جمع آپ نے — لایق صد مرحبا عثمان ذوالنورین ہین
بخشوائینگے یہ عاصی حشر مین ستر ہزار — کیا ہی مقبول خدا عثمان ذوالنورین ہین
خود کہا حضرت نے اپنا بایان بازو آپ کو — کیا محمد مصطفی عثمان ذوالنورین ہین
سختیان کیا کیا ہی کھینچین بہر اسلام آپنے — حامل صبر و رضا عثمان ذوالنورین ہین
کہتے تھے جبریل حضرت سے کہ یا ختم رسل — مثل یوسف خوش لقا عثمان ذوالنورین ہین
پڑھتے تھے قرآن ہوے جو وقت آخر تا شہید — مورد جور وجفا عثمان ذوالنورین ہین

اوسکو کیا پھر آتش دوزخ سے ای ناطق ہراس
جس بشر کے پیشوا عثمان ذوالنورین ہین

چوتھے برگزیدہ صحابہ کبار قرابت دار رسول مختار صلعم شیر یزدان شاہ مردان مظہر العجاب والغرائب اسد اللہ الغالب امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ بن عبد المطلب چچا زاد بھائی جناب سید البشر صلعم کے ہین ولادت شریف آپکی تیرھوین ماہ رجب المرجب روز جمعہ سنہ یاتیس مین واقعہ اصحاب فیل سے کعبہ کے اندر ہوئی کہ وہ جگہہ تمام عالم سی بہتر ہی اور یہ شرف وبزرگی کسی بشر کو میسر نہ آئی انکی تعریف جو قرآن واحادیث سے ثابت ہی احاطہ قلم سے باہر ہی اگر تمام جن وانس وملائک لکھنا چاہین اور تمام درخت قلم ہو جائین اور تمام آب دریا کی سیاہی بنائین تو بھی فضائل آپکے لکھنے مین نہ آئین آیۂ کریمہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ خبر دینے والی آپکی رفعت شان و

وعلوی مکان کی ہی جود وبخشش آپکی کلام معجز نظام اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً سے روشن وہویدا۔

مسدس

واقف برموز لی اللہ شد — شامل بعطاے انما شد
موسوم باسم لافتا شد — کافی بکلاہ قل کفا شد

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

مین مدح کرون مری زبان کیا — خود اون کی ثنا خدا ہے کرتا
لکھنے جو انھین وہی ہے زیبا — ایسا انھین رتبہ حق نے بخشا

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

کیون اوسکو کرین وصی نہ احمد — دین بیٹی اوسے نہ کیون محمد
کیون وہ نہو خاص رب امجد — کیون کعبہ نہووے اوسکا مولد

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

کیون اوس سے کھلے نہ باب خیبر — کیونکر نہو اوس سے قتل عنتر
دین اوسکو علم نہ کیون پیمبر — کیونکر نہو اوس کا نام حیدر

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

ہو کیون نہ ولی وہ پھر خدا کا | کیون نفس نہو وہ مصطفا کا
شوہر نہو کیون وہ فاطما کا | کیون شیر نہو وہ کبریا کا

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

ہو کیون نہ وہ معرفت کا دریا | مین اہل حقیقت اوسکے جویا
رستہ ہی طریقت اوسکا ادنی | وہ بحر شرع کا در یکتا

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

نام اوسکا نہ کیون ہو حرز طفلان | ہو کیون نہ علی عصائے پیران
ہو کیون نہ وہ تیغہ جوانان | کیون اوس سے نہ بتکدہ ہو لرزان

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

کیون خوف اوسے ہو کافرون کا | احمد کی وہ کیون سپر نہوتا
ہے کمک بھی اوس کو زیبا | جس کے لیے یہ کسی نے لکھا

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

دی جس نے نماز مین انگوٹھی | سلمان کی رہائی شیر سے کی
اونٹون کی قطار جسنے بخشی | ہے وہ ہی علی ولی ربی

مولود بخانۂ خدا شد

با بنت رسول کتخدا شد

ناطق ہم کو ملا علی سا آقا | ہوگا نہ سخی شہ نجف سا
دے جسکو خدا دے ایسا مولا | یہ مرتبہ ہے بھلا کسی کا

مولود بخانۂ خدا شد
با بنت رسول کتخدا شد

ای مسلمانون ہزار ہزار شکر خالق کون و مکان کا کہ تمکو اوسنے ایسے پیغمبر برگزیدہ کی امت بنایا جسکے امتی ہونیکی آرزو انبیا سلف کو ہمیشہ بدل و جان رہے روایت ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب اوتری توریت موسی علیہ السلام پر پڑہا اسکو اونھون نے اور پایا اوسمین ذکر میری امت کا اوسوقت موسی علیہ السلام نے درگاہ عز اسمہ مین عرض کیا کہ پاتا ہون اس کتاب مین خبر ایک امت کی کہ آخر ہی پیدا ہونے مین اور اول ہی سب امتون سے فضل و بزرگی مین قبول کریگا تو شفاعت واسطے اوس امت کے اور برسائیگا پانی اوس امت کی دعا سے کتاب اونکی اونکے سینہ مین ہوگی یعنی وہ حافظ قرآن ہونگے عوض ایک نیکی کے دس نیکیان اونکی لکھی جائینگی اور عوض گناہ کے گناہ ایک ہی لکھا جائیگا ای رب العزت تو وہ امت میری کر حکم ہوا کہ ای موسی یہ امت تیری کیونکر کرون مین کہ یہ امت میری حبیب خاص محبوب باختصاص احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پھر موسی علیہ السلام نے عرض کیا کہ یارب مجکو امت محمد سے کر اس دعا پر خدائے عزوجل نے خوش ہوکر موسی علیہ السلام کو دو نعمتین عطا فرمائین ایک سالت اور دوسری کلیمی کی توریت مین اسم مطہر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مشفح ہی سنی اوسکے وہ ہی ہین جو لفظ محمد کے ہین اور انجیل مین آپکا نام مبارک فارقلیط ہی

معنی اوسکے رسول کے ہین مدح وثنا آپ کی انجیل مین اکثر علماء نصارا نے دیکھکر اور عادات
مبارک کو عبارت کتاب سے مطابق پاکر دین آپکا قبول کیا ہو زبور مین آپکا نام نامی بہم
مرموز آیا ہو جو صفتین اون مرموز کی اوس کتاب مین تحریر ہین وہ سب آپکی ذات اقدس
مین ہویدا و آشکار اتھین معنی لفظ مرموز کے ہین نبوت کے ہین حاصل کلام یہ کہ تمہارا اور تمہارے
پیغمبر صلعم کا ذکر خداوند تعالی نے کل انبیاء علیہم السلام سے بکمال مدح وثنا بیان کیا ہو اور
جو جو نعمتین تمکو عطا ہوئی ہین کسی نبی کی امت کو نہین عطا ہوئین اور یہ کل نعمتین تم کو
بدولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین پس چاہیئے تمکو کہ اپنے ماں باپ بیٹا بیٹی بھائی
بہن سے زیادہ محبت اون نبی عالیمقام سے رکھو تا کہ ایمان تمہارا مضبوط اور تم کامل سچے
مسلمان ہو جاؤ علامت عشق ومحبت اوس جناب کی یہ ہی کہ ذکر و اذکار آپکا بہ شوق دل سنو
اور آپکی عادات و افعال کو اختیار کرو اور جن باتونکا آپنے حکم دیا ہی اونکو بدل وجان ادا
کرو اور جن کامونسے منع فرمایا ہی اونسے باز رہو شغل درود شریف سے کبھی غافل نہو فضائل
درود شریف بیحد ولا تعد ہین مجال تحریر نہین مگر مختصر یہ کہ مفلسی وتنگدستی دور کرتی ہی
زنگ گناہ کیواسطے صیقل ہی فکر و پریشانی سے نجات دیتی ہی اہل طریقت اسکے وسیلے سے
منازل طی کرتے ہین دنیا مین بہبودی اور عاقبت مین سعودی حاصل ہوتی ہی فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ اگر عمر بھر مین کسی بندہ خدا کا ایک درود بھی مقبول ہو گیا تو قیامت کے
دن میزان مین عمر بھر کے گناہونکا پلہ ہلکا ہوگا اور اوس ایک درود کا بھاری کسی عارف نے
ایک کاتب کو بعد مرے خواب مین بلباس سفید و پاکیزہ عطر آلودہ دیکھا متعجب ہو کر سبب اس
مرتبہ کا دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ ایک روز نام مقدسہ و اسم متبرکہ حضرت محمد صلعم پر
مین نے صدق دل سے لفظ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا تھا اوسی قبولیت کے باعث مجکو

یہ رتبہ حاصل ہوا پس اے مسلمانون جب ایک ہندو کو آپکے نام پر لفظ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے
سے یہ رتبہ حاصل ہو تو ہم تم کہ امت اوس برگزیدہ خلایق کی ہین درود شریف کے
سبب کیون نہ بمرتبہ اعلی فایق ہو کر زندان گناہ سے خلاصی پاینگے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْکَرَمْ	عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمْ
ہو درود خدا محمد پر	سرور خلق شاہ امجد پر

غزل

آج ہے محفل میلاد پیمبر دیکھو	فرش تا عرش منور ہے سراسر دیکھو
خاص ارواح رسولان سلف آتی ہین	مجمع جن وملک ہے یہان آکر دیکھو
حال مولود رسول ثقلین آکے سنو	ذکر شاہنشہ کونین کا دفتر دیکھو
یہ وہ ہے بزم کہ حضار یہان کے جبریل	آئے ہین سایہ فگن کھولے ہوئے پر دیکھو
شامیانہ ہی یہان رحمت حق کا سر پر	بادکش باد صبا یان ہے برابر دیکھو
فرش ہی نور کا چھتگیر یہان ہین نور گین	قمقمے نام محمد کے منور دیکھو
مہتمم خضر اور الیاس ہین اس محفل کے	رتبہ محفل میلاد مطہر دیکھو
ذکر میلاد رسول دو جہان آج ہی یان	طعنہ زن ہی یہ زمین چرخ برین پر دیکھو

حق تو یہ ہی کہ ہین ناطق نے پروئے موتی
چشم انصاف سے اے صاحب جوہر دیکھو

بحر العلوم مین امام نجم الدین حنفی رضی اللہ عنہ نے حال پیدائش نور حضرت سید کائنات
علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کا اس طرح زینت بخش اوراق فرمایا ہی کہ خالق جل وعلی نے
ایک کروڑ چھ لاکھ ستر ہزار برس پیشتر تمامی موجودات سے نور اپنے محبوب کا پیدا کیا اور

واسطے اوس نور موفور السرور کے بارہ حجاب نور بنائے اوّل حجاب قدرت اوس حجاب
مین بارہ ہزار برس وہ نور بہ تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مشغول رہا دوسرا حجاب عظمت
جہان گیارہ ہزار برس تک تسبیح سُبْحَانَ عَالِمِ السِّرِّ وَاَخْفٰی کا شغل رہا تیسرا حجاب
منت اوسمین دس ہزار برس تسبیح سُبْحَانَ رَفِیْعِ الْاَعْلٰی مترنم رہا چوتھا حجاب
رحمت اس مین نو ہزار برس سُبْحَانَ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ کا وظیفہ رہا پانچوین حجاب سعادت
آٹھ ہزار برس سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمٌ لَا یَسْهُوْ کا ورد ہوا چھٹا حجاب کرامت جہان
سات ہزار برس سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِیٌّ لَا یَفْتَقِرُ کی تسبیح تھی ساتوان حجاب منزلت جہان
سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الْحَکِیْمِ چھ ہزار برس پڑھا آٹھوین حجاب ہدایت جسمین پانچ ہزار برس
سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کا ورد ہوا نوین حجاب نبوت اسمین چار ہزار برس ذکر سُبْحَانَ
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ کا تھا دسوین حجاب رفعت جسمین تسبیح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ
کی تھی گیارہوان حجاب ہیبت یہان دو ہزار برس سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہا گیا بارہوان
حجاب شفاعت اس مقام مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ہزار برس جاری رہا جب ان حجاب
نورانی سے وہ نور نکلا دس دریا مین غوطہ دیا گیا پہلا دریاے شفاعت جہان ہزار برس
بذکر یَا رَبِّیْ رَبِّیْ تیرتا رہا دوسرا دریاے نصیحت وہان دو ہزار برس اِلٰهِیْ اِلٰهِیْ کی تسبیح
رہی تیسرے دریاے شکر جہان ہزار برس سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ پکارا کیا چوتھے دریاے صبر
جہان چار ہزار برس یَا اَحَدُ یَا اَحَدُ کہتا رہا پانچوین دریاے سخاوت اوسمین پانچ ہزار
برس یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ پڑھا کیا چھٹے دریاے انابت جہان چھ ہزار برس تک یَا عَلِیُّ یَا
عَلِیْمُ کہا ساتوین دریا کا حال خدا جانتا ہے کہ وہ کیا دریا تھا اور وہان کیا شغل رہا۔
آٹھوین دریاے علم مین آٹھ ہزار برس یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ پڑھا نوین دریاے قناعت

جہان نو ہزار برس یَا رَءُوْفُ یَا رَءُوْفُ کی تسبیح رہی دسوین دریاے محبت جہان
دس ہزار برس گم رہا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ یَا اللّٰهُ یَا کَرِیْمُ پڑھا گیا اوسوقت کنارے دریاے
محبت کے دس بساط نور کے پیدا کیے گئے کہ بڑائی مین ساتون آسمان و زمین سے
ستر حصہ زیادہ تھے اور اودس بچھونے پر سات سو مقام ٹھہراے گئے اون مقامات سے نور
سید عالم صلعم کا ہر مقام مین ہزار ہزار برس رہا بعدہ خطاب آیا کہ اے نور حبیب میرے کہ مین
کون ہون تب الہام پاکر عرض کیا کہ تو پیدا کرنیوالا روزی دینے والا میرا ہے کہا خوب
پہچانا مجکو اب جیسا پہچانا ویسی ہی پرستش میری کرکہ حق اوسکا اچھی خدمت بجالانا ہے
اوسیوقت سے وہ نور خدمت و عبادت الٰہی مین رہا پہلے ستر ہزار برس سامنے اللہ تعالےٰ
کے کھڑا رہا بعدہ خالق کون و مکان نے ایک مٹھی نور اپنی ذات سے لیکر اوسپر چھڑکا تب
اوس نور سے سجدۂ تحیۃ ادا کیا برابر اوس سجدہ کے نماز صبح فرض ہوئی اسی طرح بعد
ہزاران ہزار برس کے ہر عنایت ایزدی کے برابر نور آنحضرت صلعم سجدہ ادا کرتا تھا اور
برابر اوس سجدہ کے ایک نماز فرض ہوتی تھی حتے کہ نوبت پانچوین وقت کی آئی اور
نماز پانچون وقت کی اوسی زمانہ سے فرض ہوئی بعد اسکے آپ نے دو نفل ادا کیے
جسکو کئی ہزار برس مین تمام کیا اوسپر خطاب ایزدی ہوا کہ اے نور حبیب میرے کے مین تیری
طاعت و عبادت سے بہت خوش ہوا اب تو مجھسے مانگ کیا مانگتا ہے نور محمد صلعم نے عرض
عرض کیا کہ اے الٰہ العالمین مین یہ جانتا ہون کہ تو مجکو کسی قوم کا سردار کریگا اور یہ عبادت
اوس قوم پر فرض ہوگی اور اونسے بمقتضاے بشریت ادا نہو سکے گی عوض اس عبادت
و ریاضت میری کے اوس قوم کے واسطے خلعت مغفرت عطا فرما درگاہ باری سے خطاب
ہوا کہ ہمنے بخوشی منظور کیا۔

اللّٰھم صل بالفضل والکرم علیٰ محمد سید العرب والعجم

ہو درود خدا احمد پر سرور خلق شاہ امجد پر

غزل

زہے نام خدا نام محمد — کہ ہے عرش علی بام محمد
فدا سو بار جبر لیۃ القدر — وہ ہے زلف سیہ فام محمد
خدا ملنے ہو اور یہ ہین خدا سے — خدا کا کام ہے کام محمد
فرشتے چومتے ہین اوس مین کو — پڑا ہے جس جگہ گام محمد
رہے وہ روز و شب جس مین تھے احمد — فزون تھی صبح سے شام محمد
مثال انبیا اک اک صحابی — ملایک رتبہ خدام محمد
پڑہے جو دل سے کلمہ جنتی ہو — عجب ہے بخشش عام محمد
کہین نادان سے کیا راز الٰہی — کہ دانا ہین مے آشام محمد
مدینہ کی زمین ہو سب مقدس — کہ ہے وہ جائے آرام محمد

طبیعت کیون نہ ای ناطق رسا ہو
کہ ہے یہ مجکو انعام محمد

پھر خلاق عالم نے کل کائنات کو اپنے نور سے پیدا کیا اور ایک حصہ نور خاص ذات اقدس کیواسطے دہنی طرف عرش کے اٹھارہ ہزار برس جلوہ گر رکھا وہ نور تسبیح و تہلیل مین ہمیشہ نوحہ گر رہتا ایکدن جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ زمین پر جا کر موضع مزار مبارک سے تھوڑی خاک پاک سپید مثل کافور بمقدار ایک مثقال کے لیکر آؤ چنانچہ حسب الحکم جبرئیل امین علیہ السلام خاک پاک لائے حکم ہوا کہ بہشت مین جاؤ اور وہانسے

تھوڑا کافور اور مشک و زعفران و سنبل ماء المعین و آب سلسبیل و شراب تسنیم لاکر اس خاک مین شامل کرو تاکہ اس تاجدار مخلوق کی کافور سے استخوان اور زعفران سے رگ و پے اور مشک سے خون سنبل سے بال ماء معین سے لب و دندان آب سلسبیل سے نطق شراب تسنیم سے جسد ظاہری بنایا جائیگا جبرئیل علیہ السلام تعمیل حکم ایزدی بجالائے کار پردازان قضا و قدر نے ایک قندیل نورانی اوس خاک مطہر و اشیاء معطر سے مرتب کرکے اوس نور کامل السرور کو مانند در خوش آب کے چراغ اوسکا بنایا پھر حکم ہوا کہ ای جبرئیل اس گھر عالم افروز کو گرد طبقات سموات کے اراکین عالم ملکوت پر جلوہ دے اور ندا کر کہ ھذا الطینۃ حبیب رب العلمین شفیع المذنبین یعنی یہ تن مطہر ہے حبیب رب العالمین شفاعت کرنیوالے گنہگارون کے جبرئیل علیہ السلام حکم خداوند تعالیٰ بجالائے۔

اللّٰھم صل بالفضل والکرم علیٰ محمد سید العرب والعجم

ہو درود خدا احمد پر سرور خلق شاہ امجد پر

غزل

ہے ذکر خیر حضرت خیر الوریٰ شروع — وصف رسول پاک ہو نام خدا شروع
کرتا ہون ذوق ولے سے مین حمد و ثنا شروع — انجام ہو بخیر کہ ہے ابتدا شروع
خاموش جن و انس نہ کیون ہون کہ ہے یہان — حال ولادت شہ ارض و سما شروع
یان رحمت الٰہی کا ہوتا ہو اب نزول — کرتا ہون ذکر بادشہ انما شروع
آتا مری زبان پہ ہو ختم الرسل کا نام — ہوگا ہر ایک سمت سے صل علیٰ شروع
رتبہ جناب پاک کا کفار پر کھلا — جس دم نزول سورہ طہ ہوا شروع
پایا نہ تھا ظہور کہ خیل یہود مین — پیدایش حضور کا چرچا ہوا شروع

ہر آفت وبلا سے نجات اوسکو مل گئی ورد درود پاک کو جسنے کیا شروع
بعد ثنائے زلف ہے مدح رخ نبی واللیل اب تمام ہوا اور والضحا شروع

سب حاضرین مجلس خیر الوریٰ ہین
کرتا ہو مدح ناطق روح سرا شروع

سائران کتب ماضی وحال وناقلان اخبار شاہ خوشخصال مفسرین اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ومحدثین وَاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ حال ظہور حضور پر نور السرور فخر انبیا سا محمد مجتبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح گوش حق نیوش سامعین عاشق سلطان دین مین پونہچاتے ہین کہ جب آفریدگار عالم وعالمیان کو پیدا کرنا اوس ذات والاصفات کا احسن صورتون مین مرکوز ہوا تب اپنی قدرت کاملہ سے قالب حضرت آدم علیہ السلام کا بنایا اور جبرئیل علیہ السلام کو خطاب کیا کہ اے جبرئیل اس قندیل کو کہ ساق عرش مجید مین آویزان ہے لاؤ اور اوس نور چراغ ارض وسما کو اوس قندیل مین سے نکالکر درمیان دونون بھون آدم علیہ السلام کے روشن ومنور کر جبرئیل نے حسب الارشاد اوس گوہر آبدار کو مانند آفتاب پیشانی نورانی آدم مین چمکایا بعدہ روح کو قالب خاکی آدم علی نبینا مین درآنیکا حکم ہوا جسوقت اوس روح پرفتوح نے نور حضرت رسالت مآب صلعم کا پیشانی آدم مین درخشان دیکھا فی الفور مشتاقانہ اوس قالب مین آکر شرف افتخار حاصل کیا ایک روایت مین آیا ہے کہ نور محمد صلعم کو پشت حضرت آدم علیہ السلام مین امانت رکھا تھا جسوقت حضرت آدم علیہ السلام گلگشت باغ نعیم فرماتے کل ملائک ملاء اعلی بسبب تعظیم نور محمد صلعم کے پس پشت آدم کے پھرتے تھے حضرت آدم نے درگاہ باری مین عرض کیا کہ یہ لوگ میری پشت کے پیچھے کیون رہتے ہین خطاب ہوا کہ بباعث تعظیم نور محمد صلعم کے پھر عرض کیا کہ خالق جل وعلے

مجھے بھی اوس نور کی زیارت سے مشرف فرما تب وہ نور انکی انگشت شہادت مین منتقل ہوا اوسوقت حضرت آدم علیہ السلام نے کلمہ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ زبان حق ترجمان سے ادا کیا اور اوس انگشت کو بوسہ دیا اور بعض روایت مین انگوٹھے مین نور کا منتقل ہونا اور حضرت آدم کا انگوٹھے چومنا آیا ہے پھر خالق اکرم نے حضرت حوا کو پیدا کر کے عقد حضرت آدم علیہ السلام کا حضرت حوا سے کیا اور بفحوای یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ کی فضا جنان وساخت باغ رضوان مین رہنے کا حکم ہوا اور بحکم وَکُلَا مِنْہَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا کی لذت وعشرت اوٹھاتے تھے اور منہیات سے بارشاد وَلَا تَقْرَبَا ہٰذِہِ الشَّجَرَۃَ کے اجتناب واحتراز کرتے تھے اسی طور آدہا دن کہ دنیا کے پانسو برس کے برابر ہوتا ہے گذرا کہ ناگاہ اقبال آدم علیہ السلام زوال پر آیا اور شیطان علیہ اللعن نے حضرت حوا کو بہکایا اور اونہون نے وہ پھل جسکا کھانا منع تھا حضرت آدم کو کھلایا عتاب ایزدی باعث دونو جنت سے نکالے گئے اور زمین پر آکر اولاد انکی بڑہنی شروع ہوئی جب شیث پیدا ہوئے تب وہ نور آدم سے منتقل ہوکر شیث کو امانت ہوا اسیطرح پشت بپشت عبد المطلب تک پاک مردون اور پاک عورتون مین منتقل ہوتا رہا جب وہ نور کرامت ظہور عبد المطلب سے رحم فاطمہ بنت عمر زوجہ عبد المطلب مین منتقل ہوا اہل کتاب کو ہمیشہ سے ورود پیغمبر آخر الزمان صلعم کے تھے اور استفسار آپکے ظہور نور کا کرتے تھے اس شب کو عبد اللہ پیدا ہوئے اون علماء اہل کتاب نے خبر دی کہ اس رات پدر پیغمبر آخر الزمان مکہ مین پیدا ہوئے یہود ہمیشہ قتل عبد اللہ پدر بزرگوار آنحضرت صلعم پر آمادہ رہتے تھے لکھا ہے کہ عبد اللہ اسقدر حسین تھے کہ بڑے بڑے امرا وسلاطین آپکے داماد ہونے کی تمنا کرتے تھے اور ہزارون حسینان زہرہ جبین ومہوشان لعبت چین اون کی آرزو

وصل مین جان و مال فدا کرتے تھے ایک دن عبد اللہ شکار کو صحرائے بطحا مین تشریف لیگئے اور یہود کو خبر ہوئی وہ فرقہ ضلال مردم کثیر جمع کرکے بارادہ قتل عبد اللہ شکار گاہ مین پہونچا اتفاقاً اوسی دن وہب عبد مناف زہری بھی اوسی جنگل مین شکار کو گئے تھے یہود مردود تلوارین زہر کی بجھی کھینچکر یکبارگی عبد اللہ کیطرف آئے اور اونکے قتل مین بہت کوشش کی وہب عبد مناف نے بمقتضائے حمیت عرب مع اپنے ہمراہیون کے اونکے دفع کرنیکا قصد کیا مگر یہود بہت تھے اسواسطے اونکی ہمت نہ ٹہرتی تھی ناگاہ ایک فوج عالم غیب سے نمودار ہوئی کہ ہرگز دنیا کے لوگونسے مشابہ نتھی ابلق گھوڑون پر سوار آسمانی زمین پر آکر اونھون نے یہود نا بہبود پر حملہ کیا اور سبکو ایک آن مین جہنم کو پہونچایا۔

غزل

نام احمد ہے مرے درد جگر کا تعویذ — ہے یہ تعویذ شفا بخش مسیحا تعویذ
ہے منقش جو سر عرش معلا تعویذ — ہی وہی نام محمد یہان میرا تعویذ
یہ وہ ہے نقش اسے لکھکے ید قدرت نے — کیا اس نقش کا موقوف ہی لکھنا تعویذ
عرش پر نقش کیا نام محمد حق نے — واہ ای صل علے خوب ہے زیبا تعویذ
نہ قلم پہلے اگر کلمۂ حضرت لکھتا — حشر تک تو نہ قلم سے کوئی لکھتا تعویذ
مجکو پروا ہے تری کیا کہ گلے مین میرے — خاک پاک در احمد ہے میرے تعویذ
دیکھکر خاک مدینہ یہی دل کہتا ہے — اس سے بہتر تو جہان مین نہین اچھا تعویذ
خواہش ہے سلیمان ہو جسے وہ جانے — ہی یہان نام شہ یثرب و بطحے تعویذ
نقش احمد ہے کہین اور کہین اصحابکے نام — میری ہیکل مین مزین ہوے کیا کیا تعویذ

حمد اور نعت کے مضمون جو رہے یہ ناطق

اپنا دیوان بھی ہو جائیگا گویا تعویذ

وہب عبد مناف نے جب یہ حال دیکھا متحیر ہوئے اور قصد مصمم کیا کہ اپنی لڑکی بی بی آمنہ کی شادی عقد عبد اللہ سے کرونگا جب شکار گاہ سے گھر آئے سب حال اپنی بی بی سے کہا اور اونکو عبد المطلب کی خدمت مین بھیجکر یہ پیغام دیا کہ میرے ایک لڑکی ہے آمنہ نام اوسکو عبد اللہ سے منعقد کرنا چاہتا ہون عبد المطلب نے خوبی صورت و پاکیزگی طینت آمنہ کی اپنی بی بی اور سوا اونکے اور لوگونسے بار ہا سنی تھی اور قبیلہ کی عورتون نے بھی بالاتفاق احوال آمنہ کا اور قابلیت و لیاقت اونکی عبد المطلب سے بیان کی فی الواقع اوس زمانہ مین مانند آمنہ کے عقلمند ہوشیار صاحب حسن و جمال عالی نسب والا حسب نیک نیت پاک طینت کوئی عورت قبائل عرب مین نتھی عبد المطلب اس نسبت پر راضی ہوے عبد اللہ کو واسطے نکاح کے اپنے ہمراہ شعب ابی طالب مین لیگئے جب عبد المطلب نے نکاح عبد اللہ کا بی بی آمنہ بنت وہب سے کر دیا اوسی رات وہ نور با سرور رحم آمنہ مین منتقل ہوا۔ لکھا ہے کہ جس شب بی بی آمنہ حاملہ ہوئین دو سو عورتین رشک و حسد سے مر گئیں اور وہ رات جسمین وہ نور زکیہ مصطفویہ محمدیہ صدف رحم آمنہ مین قرار پایا بقول اصح اوسط ایام تشریق شب جمعہ تھی اسیواسطے امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ شب جمعہ کو شب قدر سے بہتر لکھتے ہین عجب شب عالم افروز فرحت اندوز تھی کہ ملائکہ گروہ گروہ آسمان سے زمین پر آتے تھے اور آپس مین مژدہ مبارکباد سناتے تھے رحمت الٰہی کا وفور تھا جہانمین غلغلہ شادمانی نزدیک و دور تھا جبرئیل امین علم سبز لیکر جسپر کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ منقش تھا بالائے کعبہ ایستادہ تھے دروازہ بہشت وا تھے تمام فرشتے زمین و آسمان کے خوشی مین اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سے زبان

سنتا تھے ملکون مین ندا دیگئی تھی کہ عالم کو انوار قدس سے منور اور طرح طرح کی خوشبو سے معطر کرین دار وغہ بہشت کو حکم ہوا کہ آٹھون بہشت کو آراستہ و پیراستہ کرے تمام آسمان وزمین مین بشارت دیگئی کہ نور محمد صلعم نے آجکی رات رحم آمنہ مین قرار پایا قریب ہے کہ مصدر تمام خیرات وبرکات اور جامع جمیع کرامات و فیوضات اور مبداء ایجاد عالم واصل اصول نوع بنی آدم کا عالم ظہور مین جلوہ دہ ہوگا اور تمام عالم کو اپنے نور و بخششون سے مشرف و منور فرماے گا۔

غزل

فرش تا عرش منور ہے جہان آجکی رات
ہے درود نبی کون و مکان آجکی رات

غل ہے جنت مین ہے سلطان امم آتے ہین
کرتا ابلیس ہے فریاد و فغان آجکی رات

اب یقین یہ ہے کہ ہو جلد نزول قرآن
کہ ہے مخلوق ہوا حق کی زبان آجکی رات

منہ کے بل کعبہ کے بت آج ہوئے ہین اوندھے
کیون پریدہ نہو پھر رنگ بتان آجکی رات

شوق مین کوثر و تسنیم بھی لہراتے ہین
ہوا آراستہ ہے باغ جنان آجکی رات

ظلمت کفر ہوئی دور زمانہ سے کہ ہے
نصب کعبہ پہ محمد کا نشان آجکی رات

اتفاقات زمانہ سے ہے یہ بھی ناطق
پھر کہان آجکا دن اور کہان آجکی رات

آج وہ رات ہے کہ گلہاے جنان فرط شادی سے رنگ افزا ہین امواج کوثر تلاطم کے دریا ہین آتش دوزخ سرد ہے غازہ مہوشان صحرا کی گرد ہے انوار رحمت کا زمین پر نزول ہے خار خار صحرا کا پھول ہے جو ساعت ہے سعید ہے دن تو دن رات کو عید ہے دن اوس رات کا رشک نوروز تھا ہر ذرہ اوس شب کا ماہ شب افروز تھا جو بیہوش تھے اوس

غلغلہ سے ذی ہوش تھے جو ذی ہوش تھے وہ مارے خوشی کے بیہوش تھے یہ تو ظاہر ہے کہ آپ ہنوز شکم مادر مین تھے جو آپکے والد بزرگوار عبداللہ نے اس جہان فانی سے رحلت کی یتیمی اوس رشک دریتیم کی باعث افزائش مراتب تھی اور وہ عجائبات کہ قبل آپکی پیدائش کے وقوع مین آئے اونکو ارہاصات نبوی کہتے ہین اونمین سے ایک یہ کہ اوس رات کو شیطان کا تخت اوندھا ہوگیا اور چالیس رات دن وہ لعین دریااو جنگلون مین سرگردان پھرا یہان تک کہ جگر سیاہ ہوگیا اوس رات کو کوئی گھر ایسا نتھا کہ روشن نہو وحوش و طیور و درندے چرندے آپسمین بشارت دینے لگے کہ وقت ظاہر ہونے نبی آخرالزمان کا نزدیک ہے جتنے جانور قریش کے گھرون مین تھے سب اوس رات گویا ہوئے اور حمل آمنہ کی بشارت دی قحط سالی دور ہوئی پانی آپکی برکت سے برسا درخت سرسبز جانور فربہ ہوئے آنحضرت صلعم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہین کہ مین نے کوئی اذیت و تکلیف و بدمزگی طبیعت جیسی عورتونکو ہوتی ہے نہ دیکھی اور کوئی علامت حمل درد و ضعف اور بوجھ کے مجھپر ظاہر نہوئی چھہ مہینے تک مجھے معلوم نہوا کہ مین حاملہ ہون اسیطرح کل زمانہ حمل کا طے ہوا لاکھون عجائبات ہر روز ظاہر ہوتے تھے

غزل

غل ہے عالم مین رسول دوسرا آتے ہین
لو مبارک ہو کہ محبوب خدا آتے ہین

جنکے آنیکی خبر دیتی تھی توریت و زبور
مژدہ باد اب وہ شہ ارض و سما آتے ہین

ماہ و خورشید کو رتبہ نہین جنکے آگے
آج وہ مہر وش و ماہ لقا آتے ہین

واسطے جنکے ہوا ہے یہ زدہ عالم پیدا
لو وہ شاہنشہ لولاک لما آتے ہین

دین کل نبیون کے ہو جاینگے بس اب منسوخ
ہین کہ اب رسالت کی قبا آتے ہین

جتنے گمراہ ہین وہ راہ پر آجائین گے
خضر بھی جنکے طریقہ کو کرین گے منظور
تنگ افلاس سے ہوگا نہ زمانہ مین کوئی
اوج مین ہمسر افلاک زمین ہوتی ہے
دلمین آتا ہو لکھے جاؤن مین مدح شہ دین

لیکے قرآن شہنشاہ ہدا آتے ہین
اب یہان وہ خضر راہ صفا آتے ہین
صاحب جود وسخا جود وسخا آتے ہین
درۃ التاج سر عرش علا آتے ہین
نئے مضمون بہت طبع رسا آتے ہین

آج کل لکھتا ہو حضرت کا قصیدہ ناطق
لے گا انعام شہ ہر دوسرا آتے ہین

آمد آمد ہے رسول اللہ کی
آمد آمد سرور دین کی ہو آج
پیشواے انبیا آتے ہین آج
آمد آمد مجتبے کی آج ہے
نور خاص کبریا آتا ہو یہان
سید کونین کی آمد ہے یہ
ہان شہ لولاک یان آئی ہو آج
آمد آمد مخبر صادق کی ہے
ناز کرتی ہو زمین افلاک پر
ایک اک ذرہ ہوا خورشید ہے
آج لہراتا ہے کوثر جابجا
بلبلین ہین تہنیت خوان چار سو

آمد آمد ہے شہ ذیجاہ کی
آمد آمد رہبر دین کی ہے آج
رہنمائے اتقیا آتے ہین آج
آمد آمد مصطفے کی آج ہے
گوہر عرش علی آتا ہو یہان
ہادی دارین کی آمد ہے یہ
لو رسول پاک یان آئی ہو آج
آمد آمد مصحف ناطق کی ہے
چرخ ہو صدقہ زمین کی خاک کے
آج میلاد نبی کی عید ہے
آرہی ہو خلد کی فرفر ہوا
آرہی ہو خلد کے پھولونکی بو

سرو پر ہے قمریونکی اک بہار
وجد مین فرط خوشی سے ہین شجر
گل ہر اک پھولا سماتا ہے نہین
آج فردوس برین کے وا ہین در
انس اور جن وملک مین شور ہے
ہے ترشح کبریا کے نور کا
ہے زمین کا فرش نور آگین تمام

تختۂ صحرا ہوا ہے لالہ زار
ہین زمین پر بچھ گئے شاخ وثمر
نیم سے بھی ہے ٹپکتا انگبین
نوبت شادی ہے بجتی گھر بہ گھر
شاد وحش وطیر ومار ومور ہے
تخت اوندھا ہو گیا فغفور کا
ہے فرشتونکا ہر اک جا اژدھام

ای عاشقان نبوی وای مشتاقان لقاے مصطفوی وہ خورشید فلک رسالت اور وہ ماہ سپہر سیادت و درج برج جاہ وجلال اور وہ اختر تابندہ اقبال پیشواے ہر دو عالم فخر بنی آدم احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الفیل کے پچپن دن کے بعد اور جلوس نوشیروان سے بیالیس برس کے بعد اور زمانہ عیسی علیہ السلام کے چھ سو برسکے بعد اور وفات سکندر ذو القرنین سے آٹھ سو برسکے بعد اور زمانہ داؤد علیہ السلام سے ایک ہزار آٹھ سو برسکے بعد اور زمانۂ موسی علیہ السلام سے دو ہزار تین سو برسکے بعد اور زمانہ ابراہیم علیہ السلام سے تین ہزار ستر برسکے بعد اور زمانہ طوفان نوح علیہ السلام سے چار ہزار چار سو نوے برسکے بعد اور زمانہ آدم علیہ السلام سے چھ ہزار سات سو برسکے بعد اور تالیف اس مولود شفیع ناطق سے تیرہ سو ترپن برس پیشتر خاص اپنے کاشانہ فیض آشیانہ مین ظہور اجلال فرماکر اور حمن غیب سے عالم شہود مین آکر سایہ گستر امت عاصی ہوا۔

استادہ ہر اک ہو بہر تعظیم
اے شاہ رسل صلوۃ وتسلیم

تولد ہوئے شاہ ارض و سما   تولد ہوئے سرور انبیا
تولد ہوئے رحمت العالمین   تولد ہوئے فخر و بنیاد دین
تولد ہوئے معدن فیض وجود   تولد ہوئے خاص رب ودود
تولد ہوئے شاہ بدر الدجا   تولد ہوئے زینت والضحا
تولد ہوئے سید الاولین   تولد ہوئے مرجع آخرین
تولد ہوئے نور خاص خدا   تولد ہوئے زیب عرش علا
تولد ہوئے خاص حق کے ندیم   شفیعؐ مشافعؐ نبیؐ کریم
تولد ہوئے مین رسول کریم   قسیم جسیم نسیم اسیم
تولد ہوئے صاحب لوح کشف   تولد ہوئے ناسخ ماسلف

ماشاء اللہ ایسا بدر منیر افق رحمت احدی سے تابان اور ایسا آفتاب عالم افروز مشرق عنایت ایزدی سے تابان و درخشان ہوا کہ دائرہ فلک الافلاک سے نقطہ مرکز خاک تک اور سطح عرش علی سے فرش غبرا یک نام و نشان تاریکی کا باقی نرہا اور اوسکے فیض ظہور سے ظلمت کفر و عصیان کی بنور ایمان و احسان بدل ہوگئے۔

تضمین بقاعدہ مسدس بر سلام مولوی غلام امام صاحب شہید مرحوم و مغفور

السلام ای درج برج ہفتمین   السلام ای اختر چرخ یقین
السلام ای گوہر تاج مبین   السلام ای مشعل عرش برین
السلام ای آفتاب داد و دین
السلام ای انتخاب اولین

السلام اے سرور پیغمبران   السلام اے مقتدائے انس و جان
السلام اے خیر خواہ عاصیان   السلام اے قبلہ دین و امان
السلام اے دستگیر بیکسان
السلام اے چارۂ درد نہان

السلام ای حق تعالی کے امین   السلام اے صاحب حبل المتین
السلام ای سجدہ گاہ ساجدین   السلام اے کعبۂ جان حزین
السلام اے قبلہ گاہ اہل دین
السلام اے بادشاہ مرسلین

السلام اے پیشوائے دین رب   السلام اے رونق باغ عرب
السلام اے بوالعجب ای بوالعجب   السلام اے احمد عالی نسب
السلام اے بود عالم را سبب
السلام اے خلق عالم را سبب

السلام اے لعل وحدت السلام   السلام اے تاج حکمت السلام
السلام اے ساج بہجت السلام   السلام اے درج شوکت السلام
السلام اے شاہ عظمت السلام
السلام اے ماہ رفعت السلام

السلام اے رہنمائے اصفیا   السلام اے دلربائے اتقیا
السلام اے نور افزائے ضیا   السلام اے دلکشائے اکفیا
السلام اے پیشوائے انبیا

السلام اے مقتدائے اولیا

السلام اے مہر دین مہتاب علم — السلام اے شہر ایمان باب علم
السلام اے گلشن شاداب علم — السلام اے صدر آداب علم

السلام اے زبدۂ ارباب علم
السلام اے قدوۂ اصحاب علم

السلام اے رازدار بے نیاز — السلام اے سرور ملک حجاز
السلام اے پاک دین و پاک باز — السلام اے بادشاہ سرفراز

السلام اے درد دل کے چارہ ساز
السلام اے خواجۂ بیکس نواز

السلام اے خاصۂ رب قدیر — السلام اے خلق کے ماہ منیر
السلام اے مالک تاج و سریر — السلام اے بادشاہ دلپذیر

السلام اے غمزدون کے دستگیر
السلام اے ہادی روشن ضمیر

غزل

احمد مصطفٰے ہوئے پیدا — سرور انبیا ہوئے پیدا
کنت کنزاً ہے شان مین جنکے — وہ شہ انما ہوئے پیدا
ہے وما ینطق زبان جن کی — وہ رسول ہدا ہوئے پیدا
لائق ان ہو لیے جن کی ذات — اب وہ وجہ خدا ہوئے پیدا
افتاب اوس کے تجلے ہین — ماہ عرش علا ہوئے پیدا

بدر تابان سورۂ واللیل — مطلع والضحٰی ہوئے پیدا
قاب قوسین تخت ہے جنکا — ہین وہ نور خدا ہوئے پیدا
جنکا عاشق ہو خالق کونین — آج وہ دلربا ہوئے پیدا
مشعل دو جہان رسول اللہ — شہ بدر الدجا ہوئے پیدا
عیسے ناطق ہو مدح خوان جنکا — اب وہ ابر سخا ہوئے پیدا

ہزار ہزار شکر خدائے عز وجل کا کہ اوسنے ایسا حبیب خاص محبوب باختصاص اپنا مخلوق کیطرف بھیجا کہ جسکی ولادت کے باعث جنہ اور شیاطین آسمان پر جانیسے باز رہے اخبار اونکے کاہنان قریش سے منقطع ہوئے تدریس ابلیس اونکے مدرسون اور مجلسون سے موقوف ہوئی ایک دن تمام بادشاہ روئے زمین کے گونگے ہوگئے تمام بت منہ کے بل گر پڑے محل نوشیروان کا شق ہوگیا اوسکے شق ہونیکی آواز تمام شہر مین پہونچی چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے الغرض بہت عجائبات اوس شب کو عالم مین ظاہر ہوئے کہ زبانکو بیان کی طاقت اور قلم کو تحریر کی طاقت نہین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْکَرَمْ — عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمْ
ہو درود خدا احمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

روایت مشہور ہے کہ آپکو ایک پارۂ ابر اوٹھا لیگیا ملائکہ ملاء اعلے نے تمام عالم مین آپکے تولد ہونیکی خوشخبری پہونچائی اور آپ شستہ و ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے جائے پیدائش آپ کی بروایت صحیحہ وہ جگہہ ہے جسکو اہل مکہ رقاق المولد کہتے ہین آپ خاص اپنے مکان موروثی مین تولد ہوئے ہین آپنے وہ مکان عقیل ابن ابی طالب کو دیدیا تھا۔ زندگی بھر اونکے پاس رہا بعد وفات عقیل کے اونکی اولادنے اوس مکان کو محمد بن

یوسف ثقفی کے ہاتھ فروخت کیا اوسنے عبدالملک کو دے ڈالا اوسنے تبرکاً اپنی محلسرا مین داخل کیا جب زمانہ ہارون رشید کا ہوا تو اوسکی ماں نے بپاس ادب اوس مکانکو محلسرا سے علحدہ کرکے ایک مسجد مطلا وہان بنوائی۔

اللّٰھم صل بالفضل والکرم — علیٰ محمد سید العرب والعجم

ہو درود خدا محمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

اتفاق اہل روایت کا ہے کہ سات روز آپکی والدہ ماجدہ نے آپکو دودھ پلایا بعد اوسکے ثویبہ کنیز ابولہب نے کچھ عرصہ تک اس خدمت سے سربلندی حاصل کی پھر حلیمہ سعدیہ کو نعمت عظمے اور کرامت کبریٰ عطا ہوئی حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ میری پستان مین اسقدر بھی دودھ نتھا کہ میرے لڑکیکو کفایت کرتا چنانچہ جسوقت مکہ مین میرا داخلہ ہوا تو بباعث گرسنگی اور بسبب کمی دودھ کے میرا لڑکا لاغر ہوکر قریب مرگ پہونچا تھا مگر جسوقت بی بی آمنہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اونھون نے اپنی حالت حمل اور وضع حمل کے عجائبات مجھپر ظاہر فرماے اور مین نے حضرت محمد الرسول صلعم کو واسطے دودھ پلانیکے آغوش مین لیا فرط محبت سے اسقدر دودھ کی کثرت میری پستان مین ہوئی کہ مین بیان نہین کرسکتی اور بباعث برکت اوس جناب کے لڑکا میرا مرض گرسنگی سے شفا پاکر نہایت توانا ہوگیا اور روز بروز برکت میرے گھر مین انواع اقسام کی ظاہر ہوتی تھی دراز گوش میرا جو لاغر و ناتوان قافلہ کے پیچھے رہتا تھا وہ ایسا تیز رفتار ہوگیا تھا کہ وقت مراجعت بیت اللہ شریف سے تمام قافلہ کے آگے منزل پر پہونچتا تھا۔

غزل

خالق نے غذا آپ کی کی شیر حلیمہ — تھی کیا ہی رسا مونس تقدیر حلیمہ

کیا اوسکو خبر تھی کہ یہ ہین شاہ سرافراز — سیدھی ہوئی اوٹی تھی جو تدبیر حلیمہ

کیا دولت جاوید حلیمہ کو ملی ہے — تھی خاک قدم آپ کی اکسیر حلیمہ

اسطرح کمان کھینچتی ہے تقدیر کی بھی کم — میدان سے بھی ہے دور تر تیر حلیمہ

گھر اوسکا ہوا خانۂ قدرت ہے سراسر — زنجیر ہوئی عرش کی زنجیر حلیمہ

وہ دودھ ہوا اور حلیمہ بھی ہوئی اور — نے وہ اثر شیر نہ تاثیر حلیمہ

لو نور خدا کعبہ سے لے آئی ہے گھر مین — کس پہنچ کی ہے دیکھنا تسخیر حلیمہ

کرتے تھے حلیمہ کا ادب شاہ سرافراز — پس ہم پہ تو واجب ہوئی توقیر حلیمہ

ہوگا جہان مولود رسول دو جہان کا — لازم ہے وہان آئے گی تقریر حلیمہ

ایسی غزل ابتک تو سنی بھی نہین ہمنے — ناطق ہے نے ڈھنگ کی تسطیر حلیمہ

پہونچی ہے عجب مرتبہ کو دائی حلیمہ — دیکھو تو کہان سے ہے کہان آئی حلیمہ

ساتھ اوسکے ملک کہتے ہوئے صل علیٰ آئے — گودی مین محمد کو جو گھر لائی حلیمہ

دنیا مین غنی جنتی عقبے مین ہوئی تو — کیا دولت کونین ہے ہاتھ آئی حلیمہ

بے محنت و زحمت تجھے دولت یہ ملی ہے — رحمت ترے گھر حق نے ہے برسائی حلیمہ

یہ احمد مختار ہین یہ ختم رسل ہین — دنیا مین عجب چیز ہے یہ پائی حلیمہ

یہ یوسف کنعان دو عالم مین ہر اک پر — واجب ہوئی ہے ان کی زلیخائی حلیمہ

ایسی ہوئی تھی مطمئن اوس شاہ کو لاکر — تا زیست نہ افلاس سے گھبرائی حلیمہ

تا حشر ترا نام رہا دفتر شاہ مین — دارا کی ہوئی خاک ہے دارائی حلیمہ

دیتا ہے جسے اس طرح دیتا ہے وہ خلاق — رکھتی تھی حضرت سے شناسائی حلیمہ

آنکھون پہ بٹھاتی کبھی سینہ پہ لٹاتی | کہتی تھی اونھین خلق کی بینائی حلیمہ

مداح غلامان شہنشاہ عرب ہے
ناطق کو ملی ہے سخن آرائی حلیمہ

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہین کہ جتنا کوئی مہینون مین بڑھتا ہو آنحضرت صلعم دنونمین بڑھتے تھے جب قوت گویائی پیدا ہوئی تو اول آپ نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا فرمایا دو مہینے کے سن مین ہاتھ ٹیک کر گھٹنون کے بل چلنے لگے پانچوین مہینے بے سہارے چلے نوین مہینے اچھی طرح بفصاحت باتین کرنے لگے اور آپ لڑکون مین کبھی نہین کھیلے ستر عورت اگر آپکا کھلجاتا فرشتے چھپا دیتے تھے عباس ابن عبدالمطلب نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ جب تم حلیمہ کے پاس جالیسے ونکے تھے مین نے دیکھا کہ تم چاند سے باتین کرتے تھے اور وہ تم سے کچھ کہہ رہا تھا اگر یاد ہو تو بیان کرو آپنے فرمایا کہ میرے چچا میرا ہاتھ مضبوط بندہ گیا تھا مین اوسکے درد سے رویا چاہتا تھا پس چاند مجھے اشارہ کرتا تھا کہ اگر ایک قطرہ تمہارے آنسو کا زمین پر گریگا کبھی زمین پر سبزہ نہ جمیگا اوسکے کہنے سے مین نہ رویا اور اپنی امت پر رحم کیا عباس نے بہ تعجب کہا کہ اوس عمر مین آپنے اپنی امت کو کیونکر جانا آپ نے فرمایا قسم خدا کی شکم مادر مین مین صریر کلک لوح محفوظ کو سنتا تھا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون مین سے یا مینے اپنی امت کو شکم مادر مین پہچانا ہے یا عیسی ابن مریم نے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْکَرَمِ | عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
ہو درود خدا محمد پر | سرور خلق شاہ امجد پر

حلیمہ سعدیہ سے منقول ہے کہ آپ لڑکپن سے بیکاری و سستی کو معیوب جانتے تھے

چار برس کی عمر مین مجھسے پوچھا کہ میرا بھائی دن بھر کہان رہتا ہے مین نے کہا بکریان چرانے جنگل مین جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ کل مین بھی اوسکے ساتھ جاونگا مین ہرچند مانع ہوئی مگر نہ مانا لاچار ہو کر قبل طلوع آفتاب نہلا دھلا سرمہ لگا ایک مہرہ یمانی کا حفاظت کیلیے گلے مین ڈالکر اپنے فرزند کے ساتھ جانیکی اجازت دی چندروز آپ اسی طرح آئے گئے ایک دن میرا لڑکا ضمیرہ نام دوپہر کو جنگل سے آیا اور مجھے کہا کہ آنحضرت صلعم تلف ہوگئے اسکے سنتے ہی میرے ہوش وحواس اوڑ گئے تمام صحرا مین ڈھونڈھ کر پہاڑ پر چڑھ گئی آپ کو وہان صحیح وسالم پایا میرے دم مین دم آیا پیار کر کے حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ دو شخص آئے مین اونسے ڈر کر بھاگا اونھون نے مجھے گرا دیا اور سینے سے ناف تک میرا پیٹ چاک کر ڈالا مگر مجھے درد نہین معلوم ہوا پھر میری آنتین نکالکر ایسے پانی سے دہوئین کہ برف سے زیادہ سرد تھا اس طرح میرے دلکو دہویا اور سیاہی دور کر کے ایسی چیز اوسکی جگہ چھڑک دی کہ ابتک اوسکی سردی وخوشی و روشنی اپنے دل مین پاتا ہون راوی روایت کرتے ہین کہ یہ واقعہ شق صدر کا کئی بار وقوع مین آیا ایک جیسا بیان ہوا دوسرا دس برس کی عمر مین تیسری مرتبہ قریب نبوت چوتھے شب معراج مین حلیمہ فرماتی ہین جب یہ معرکہ گذرا میرے خاوند اور گانون نے کہا کہ اس لڑکیکو اسکی مان اور دادا کے پاس پہونچا دو مین اونھین لیکر مکہ کو چلی جب قریب پہونچی ایک جگہ اونھین بٹھلا کر طہارت کیواسطے گئی جب فارغ ہو کر آئی اوس مقام پر نہ پایا حالت گریہ وزاری واضطراب وبیقراری مین عبدالمطلب کی خدمتمین حاضر ہو کر حال واقعی گذارش کیا وہ تلوار لیکر اوٹھے اور کوہ صفا پر سے یا آل غالب کہکر سبکو پکارا قریش جمع ہوئے اور بہت جستجو کی مگر آپکو کہین نہ پایا تب آپنے بعد طواف

کعبہ مناجات درگاہ رب عزت مین کی آواز آئی کہ محمد صلعم تہامہ مین ہین وہان [illegible]
آپکو مانند مہر تابان کے پایا اوس زمانہ مین عمر آپ کی چار یا ساڑھے چار برس کی تھی
عبد المطلب نے ام ایمن کو جو آپکے والد کی کنیز خاص تھین آنحضرت صلعم کا اتالیق مقرر
فرمایا جب آپکا سن شریف چھہ یا سات برس کا ہوا تو آپکی والدہ ماجدہ مع ام ایمن کے
اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کیواسطے مدینہ طیبہ تشریف لیگئین ایک مہینا وہان رہین
جب واپس پھرین منزل ابوا مین کہ وہ بستی مدینہ کے نزدیک ہے داخل ہوئین
اور مبتلائے امراض شدید ہوگئین ایک روز حالت بیہوشی سے افاقہ پاکر جو آنکھ کھولی
تو آنحضرت صلعم کو اپنی بالین پر نشستہ پایا آپ کی طرف دیکھکر گویا ہوئین کہ جو نیا ہی
وہ پرانا ہونیوالا ہے اور جو زندہ ہے وہ مرنیوالا ہے اگر مین مر جاؤنگی تو نام میرا زندہ
رہیگا کیونکہ محمد صلعم جیسا فرزند دنیا مین چھوڑتی ہون یہ کہکر جان بحق تسلیم ہوئین اور
اوسی منزل مین دفن کی گئین ام ایمن آپکو مکہ مین لائین اور عبد المطلب کے سپرد کیا
عبد المطلب نے وقت وفات کے اپنے آپکو ابی طالب والد ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْکَرَمِ — عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا محمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

بعد وفات عبد المطلب کے ابی طالب نے حسب وصیت اپنے پدر بزرگوار کے پرورش
و پرداخت حضرت سرور کائنات صلعم کی بدلجوئی و دلداری جیسی چاہئے ویسی کی بلکہ
بسبب مشاہدات عجائبات کے کہ قبل نبوت اوس فخر دنیا و دین سے سرزد ہوتے تھے
ابی طالب نے کہ آپکے چچا تھے مگر آپکو بزرگ نے شمار کرکے اکثر قصائد آپ کی مدح مین
لکھے ہین کہ وہ کتب سیر مین مندرج ہین ہمیشہ ابی طالب آپکو اپنے کنار عافیت مین رکھتے

دم بھر علحدہ نہ کرتے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے اور اپنی خوابگاہ مین سلاتے اپنے
ہمراہ ہر مجلس و محفل مین لیجاتے ابی طالب بباعث کثرت اولاد کے نہایت تنگدست
رہتے تھے لیکن جب کبھی طعام قلیل ہوتا آنحضرت صلعم اپنا دست مبارک اسکو لگادیتے
بدرجہا زیادہ ہو جاتا سب گھر والے سیر ہوکر آسودگی حاصل کرتے ابی طالب بیان
کرتے ہین کہ ایک روز کسی مقام پر مین نہایت پیاسا تھا ادہر پانی ملنے کی کہین کوئی
علامت نتھی آنحضرت صلعم میرے سامنے دو زانو ہوکر بیٹھ گئے آپکی ایڑیون سے دو
چشمہ مثل دودھ کے جاری ہوئے مین نے وہ پانی پیا اسقدر شیرین تھا کہ پھر کبھی ایسا پانی
نہ ملا۔

غزل

نہ غرض خلد سے ہے اور نہ چمن سے مجکو	عشق ہے روضۂ سلطان زمن سے مجکو
زلف سردار دو عالم کا مین دیوانہ ہون	کام ہملا نہین ہے مشک ختن سے مجکو
شوق ہے دشت نوردی مدینہ کا مجھے	گھر سے الفت نہ محبت ہے وطن سے مجکو
صادق القول نبی ہے جو فدا اوسکا ہون	کیون تنفر نہو ہر عہد شکن سے مجکو
گل رخسار رسول دو جہان سے ہے عشق	نہین الفت ہے کسی غنچہ دہن سے مجکو
راستہ مین جو مدینہ کے مین ہو جاؤن فنا	حلہ خلد کی بو آئے کفن سے مجکو

مین ہون شیدائے نبی اور وہ مداح رسول
عشق کیونکر نہو فاطق کے سخن سے مجکو

نغمہ سنجان مضامین و معانی و سرود سرایان ساز خوش بیانی فراشان الفاظ طرب
انگیز و مشاطگان عروس حروف نوخیز مشعل افروزان ذکر محفل و شادی و جلوہ دہندگان
عروسی و دامادی فرش قرطاس پر رقص قلم کا اس طرح معائنہ و مشاہدہ کرتے ہین کہ

جب سن شریف حضرت رسالت مآب صلعم کا قریب پچیس برس کے پہونچا ابو طالب فقر و فاقہ
اور ضعف و بیطاقتی سے نہایت مشوش ہوے اس اثنا مین عاتکہ بنت عبد المطلب
پھوپی حضرت رسول اللہ صلعم کی اپنے بھائی ابیطالب کے گھر آئین بعد ذکر و اذکار کہا اے
بھائی اس نونہال باغ زندگانی اور اس شجر روضۂ کامرانی یعنی محمد مصطفے صلعم کا وہ
وقت آیا ہو کہ کسی نونہال بارآور سے پیوند کیا جائے اور اس آفتاب دل افروز کو کسی
ماہتاب عالمتاب کے ساتھ بیت الشرف ازدواج مین دیگر ہمقران کیا جاے ابیطالب نے
کہا اے برگزیدہ روزگار مین اس فکر سے ہرگز غافل نہین مگر کیا کرون غیر قوم کے رابطہ سے
معذور اور قوم کے ضابطہ سے بیمقدور سالہا سال گزرے کہ تنگی معاش نے لذت زندگانی
کھودی مفلسی نے کشتی حلاوت کامرانی بحر جستجو مین ڈبو دی عاتکہ نے کہا کہ مین نے ایک
بات تجویز کی ہے اگر تمہاری رضامندی ہو تو اوسمین کوشش کرون ابی طالب نے کہا
وہ کیا ہو عاتکہ نے کہا مین نے سنا ہو خدیجہ اپنا مال تجارت کیواسطے شام کو بھیجا چاہتی
ہین امین بادیانت کی متلاشی ہین ابی طالب یہ سنکر بہت روئے کہا اے بہن کسی نے
ہماری برادری مین سے مزدوری نہین کی مین کیکو اپنے عزیز و قریب مین سے مزدوری
کرنا روا رکھتا ہون پس ایسے اپنے نور دیدہ جگر گوشہ کیواسطے کیونکر یہ امر تجویز کرون
لیکن بحکم اَلضَّرُورَاتُ تُبِیحُ الْمَحْظُورَاتِ تم جاؤ خدیجہ سے اسکا مشورہ کرو اے حاضرین
بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہ عرب مین بڑی رئیسہ تھین حسن و جمال مین طاق کثرت مال و
اموال علم و فضل مین بنظیر آفاق بادشاہ و روسا قریش اونسے ازدواج کو آمادہ مگر وہ
اپنے شوہر کے انتقال کے بعد سوائے عبادت الٰہی و مطالعہ کتب سماویہ توریت وغیرہ کے
کسیطرف خیال نکرتی تھین اونھین دنون مین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا تھا کہ ایک ستارہ

آسمان سے آکر میرے گھر مین گرا اوسکے نور نے میری بغل سے نکلکر تمام عالم کو روشن
منور کیا جب خواب سے بیدار ہوئین ایک شخص کو واسطے دریافت کرنے تعبیر خواب کے
بحیرا راہب کے پاس بھیجا راہب نے اوس خواب کی تعبیر یہ بیان کی کہ پیغمبر آخر الزمان
جو پیدا ہوئے ہین وہ تمکو اپنے نکاح مین لائینگے اور تمہارے پاس اونپر نزول
وحی ہوگا تمام عالم اونکے دین کی روشنی سے نورانی ہوجایگا اول سب سے تم ہی
اونپر ایمان لاؤگی وہ پیغمبر تمہارے قرابت دارون سے ہین خدیجہؓ تعبیر اپنی خواب
کی سنکر شکر خدائے عزاسمہ بجا لائین اور اوس دولت و حشمت نامتناہی کے ظاہر
ہونیکی ہمیشہ منتظر رہتی تھین کہ ناگاہ عاتکہ آئین خدیجہ نے اون سیدہ کا اپنے گھر آنا
بڑی دولت و سعادت سمجھا اور بہ تعظیم لوازم مہمانداری بجا لائین بعد مدارات سبب
تشریف آوری دریافت کیا عاتکہ نے کہا حیا و غیرت قوم کی حقیقت حال کہنے سے
مانع ہو مگر مشیت ایزدی و ضرورت عبدی باعث تجسس ہر امر کا ہوتا ہو تمکو معلوم ہو
کہ میرے بھائی عبد اللہ مرحوم کا ایک لڑکا نیک و صالح محمد نام بھائی ابی طالب کی
سپردگی مین ہو اب وہ فضل الٰہی سے جوان ہوا ابی طالب بسبب تنگی و تہی دستی و بے
مقدوری کے اوسکی خانہ آبادی یعنی شادی نہین کرسکتے سنا گیا ہو کہ قافلہ مکہ سے
روانہ ہوا چاہتا ہو اور تمکو داروغہ امانت دار کی ضرورت ہو اس خیال سے تمہارے
پاس آئی ہون کہ اوس فرزند دلبند کے تم کوئی کام سپرد کرو تاکہ ہم سب بنی ہاشم تمہارے
ممنون منت ہون خدیجہؓ کو اس بات سے کچھ اپنے خواب کے راست ہونیکی امید ہوئی
کہا اے سیدہ قریش سے مین نے تعریف محمد صلعم کی سنی ہو دیانت و امانت مین کوئی انکا
ہمسر نہین اور حسن و اخلاق و کمال نسب مین اونکی برابر نہین

غزل

تا قیامت جو لکھین کل جن و انسان تعریف — ختم حضرت کی نہو پر کسی عنوان تعریف

کیا لکھیگا کوئی پھر اے شہ ذیشان تعریف — جب کرے آپکی خود خالق سبحان تعریف

وہ دہن آپ کا اے صل علی صل علے — غنچہ کرتے ہین ثنا اور گل ریحان تعریف

سر اقدس سے روان دوش مبارک پہ مقام — کیا سر مو ہو تری کاکل پیچان تعریف

قلب وہ قلب جو کوثر سے کئی بار دھلا — کیا ہو اوس قلب کی مجھسے دل نالان تعریف

سیر جنت کو جو حضرت شب معراج گئے — حورین کرتی تھین ثنا آپکی رضوان تعریف

آرزو یہ ہے کہ جنت مین پہونچکر ناطق
آپ کو پڑھ کے سنائے شہ ذیشان تعریف

وقت رخصت عاتکہ کے خدیجہ نے کہا کہ آپ محمد صلعم کو میرے پاس بلالین تا اون کے دیکھنے سے مجکو اپنا اطمینان ہو جائے کہ نگہبانی مال خبرگیری قافلہ اونسے ہو سکیگی یا نہین یہ سنکر عاتکہ اونکے بلانیکو گئین یہان خدیجہ نے اپنے مکان کو بہ فرش و فروش آراستہ کیا اور مسند جلالت تکیہ دیکر توریت سامنے رکھکر ایک پردہ باریک آویزان کرکے آپ کی منتظر بیٹھین اور کہدیا کہ محمد صلعم جسوقت لائین اونکو صدر مین کہ عمائدین اور ارکین کے بیٹھنے کی جگہ ہے بٹھانا اس اثنا مین آپ ہمراہ عاتکہ تشریف فرما ہوے خدیجہ نے تعظیم و تکریم حسب حال مناسب شان ادا کی اور توریت سے صفت پیغمبران عالیشان و نبی آخر الزمان کو آپ کے بشرہ مطہرہ کے مطابق کیا جمال جہان آرا اوس جناب صلعم کو ہو بہو عبارت توریت کے برابر پایا پھر تو خدیجہ رضی اللہ عنہا دل خوشی سے باغ باغ ہوا اور چراغ سینہ دل کا آتش شوق سے روشن ہو

کل امر مرهون باوقاته کہکر خاموش ہو گئین اجرت سفر کی گفتگو درمیان آئی حسب منشا عاتکہ دو اونٹ سفر کی اجرت قرار پائی جناب رسول اللہ صلعم بہ قوم کی نوکری سے شرم گئین ازحد اور بی بی خدیجہ کو بہتری انجام سے خوشی لاتعد-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ — عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا احمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام تھا میسرہ نام سب کاروبار اور سارا مال و اسباب اوسکی سپردگی مین رہتا تھا اوسکو ایک خلعت قیمتی اور ایک شتر مزین بسازو یراق شاہانہ دیکر حکم فرمایا کہ مکہ سے جہانتک روسا مکہ اپنے یگانونکو پہونچانے جائین وہانتک مہار اونٹون کی محمد صلعم کے دوش مبارک پر رکھنا اور جب یہ لوگ واپس مکہ کو چلے آئین تو یہ خلعت فاخرہ اوس برگزیدہ خلایق کو پہنا کر اس شتر مزین پر سوار کرکے مہار سب اونٹونکی اپنے ہاتھ مین لیکر بندہ وار اونکی خدمت بابرکت مین چلنا اثنائے راہ مین اونکو اپنا مالک و آقا سمجھنا خرید و فروخت مین بغیر اونکی اطلاع تصرف نہ کرنا دن رات خدمتگذاری و دلداری مین مستعد رہنا اور جلد صحیح و سالم اونکو مکہ تک پہونچانا اگر میرے کہے پر عمل کریگا اور اونکی حفاظت و رضاجوئی مد نظر رکھے گا تو اسکے صلہ مین خلعت آزادی پائیگا میسرہ نے یہ سب حکم بدل منظور کیے قافلہ مکہ سے روانہ ہوا جب وہ لوگ جو قافلہ کے رخصت کرنیکو گئے تھے واپس آئے میسرہ نے حسب الحکم انچ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفے صلعم کو وہی خلعت فاخرہ پہنا کر اوسی شتر پر سوار کیا اور خود غلامونکی مانند کمربستہ آپکے ہمرکاب ہوا ابوجہل و عتبہ و شیبہ آنحضرت صلعم کے دشمن و حاسد اوس قافلہ مین شریک تھے میسرہ سے کہنے لگے کہ اس یتیم کو جامہ کہنہ

وکیف دیگر سخت سخت کام سفر کے لینا چاہئے میسرہ نے اونکو جھڑک دیا منقول ہے کہ خزیمہ بن حکیم سلمی خدیجہ رض کے رشتہ دارون مین تھے اس سفر مین وہ آنحضرت صلعم سے نہایت پرشفقت پیش آئے ایک لحظہ جدا نہوئے آپکی ہمراہی مین اکثر معجزات کا معاینہ ومشاہدہ کیا منجملہ اونکے ایک بار دو اونٹ بباعث تکان راہ کے ایسے بیطاقت ہوگئے تھے کہ جنبش دشوار تھی حضرت صلعم نے اپنا دست مبارک اونپر پھیر کر دعا کی وہ نہایت زود رو ہوگئے کہ تمام قافلہ کے آگے جاتے تھے علی ہذا القیاس جو صعوبت سفر کی قافلہ کو پیش آتی ببرکت آنحضرت صلعم کے اہل قافلہ اوس سے نجات پاتے جب قریب بصرہ کے پہونچے بحیرا راہب مرچکا تھا اور نسطورا راہب عبادتخانہ کا منصرم تھا یہ راہب علمار نصارا مین انجیل کا بہت بڑا عالم وحاکم تھا حضرت صلعم ایک درخت خشک سے تکیہ دیے تھے وہ درخت معاً آپ کی برکت سے سرسبز ہوگیا تھا۔

نسطورا راہب نے اپنے عبادتخانہ سے درخت خشک کے سرسبز ہوجانیکی کیفیت دیکھی کتاب اوٹھا کر صفتیں پیغمبر آخرالزمان مطابق کر کے قریب آنحضرت صلعم کے آیا قدمبوسی بجالایا اور عرض کیا کہ ایک مدت سے آپکے اشتیاق مین اسجگہ سکونت گزین ہون شکر اوس خدا کا جسنے حضرت عیسی علیہ السلام کو انجیل عطا کی آج اپنی مراد پائی اب قصد آپکا کیا ہو آپنے میسرہ کی طرف اشارہ فرمایا اوسنے کہا کہ ارادہ ملک شام کا ہو نسطورا راہب نے کہا ہرگز شام کا قصد نہ کرنا یہ تمہارے ساتھ ختم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہود انکے دشمن جانی ہین تمکو احتیاط اسبات کی بہت چاہیے اوس پادری کے کہنے سے میسرہ وخزیمہ سفر شام سے باز رہے اور بصرہ مین اپنا مال فروخت کیا ببرکت آنحضرت صلعم کے اور سال کی نسبت اس سال تجارت مین بدرجہ غایت

نفع پایا اور مکہ کی طرف مراجعت کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَم	عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَم
ہو درود خدا احمد پر	سرور خلق شاہ امجد پر

جب مکہ معظمہ چند منزل رہا دستور یہ تھا کہ مقام مرالظہران سے ایک شتر سوار بی بی خدیجہ رض کو خوشخبری صحت وعافیت قافلہ قبل ورود قافلہ کے پہونچاتا تھا یہ مقام مکہ سے تین سانہ روز کا راستہ ہو اوسوقت مکہ سے لوگ استقبال کر کے قافلہ کو لاتے تھے شتر سوار اس خبر رسانی کے صلہ مین ملکہ خدیجہ کیطرف سے انعام واکرام پاتا تھا اس منزل پر میسرہ کو تلاش ہوئی کہ خبر رسانی کو کسے جانب مکہ بھیجنا چاہیے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا گیا آپ نے فرمایا محمد صلعم کو بھیجدو ابوجہل وغیرہ مانع ہوے اور یہ حجت پیدا کی کہ آنحضرت صلعم راستہ سے واقف نہین ہین حضرت صدیق رض نے کہا کہ آپ رہبر دوجہان ہین مکہ کی راہ نہ بھولینگے میسرہ نے بھی اس بات کو پسند کیا اور کہا کہ آپ کے باعث ابکی سفر مین مال سے نفع بہت پایا ہو اس انعام کی مستحق بھی آپ کی ذات خاص ہو القصہ آپ روانہ مکہ معظمہ ہوئے اتفاقاً نیند نے آپ پر غلبہ کیا اور شتر آپکا راستہ سے بہک گیا جبرئیل علیہ السلام نے بحکم خدائے ذوالاکرام سر راہ لگا دیا یہ سارا قصہ تفسیر آیہ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی مین درج ہی یہان تو آپ اس طرح روبراہ تھے اور وہان بی بی خدیجہ اوس سرخیل پنجتن پاک کی یاد مین مضامین اس خمسہ سے دل عقیدت منزل کو مفرح فرماتی تھین

تضمین مولف بر غزل الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

چون سایہ شوم قامت رعنائی تو بوسم | ای خاک کف پای دل آرائی تو بوسم
بوسم بہ قبا دامن زیبائے تو بوسم | خوش آنکہ تو باز آئی و من پائی تو بوسم
در سجدہ فتم خاک قدمہائے تو بوسم

ہر جا کہ تو رحت گل رعنائے گرفتی | ہر جا کہ تو جائے قد زیبای گرفتی
ہر جا کہ تو منزل فلک آرائے گرفتی | ہر جا کہ تو روزے نفسے جای گرفتی
آنجا روم و سجدہ کنان جای تو بوسم

کوئے تو تحفہ کنم ولالہ وگل را | رنگ تو تحیمہ کنم ولالہ وگل را
بوئے تو تعطر کنم ولالہ وگل را | روئے تو تصور کنم ولالہ وگل را
در حسرت رخسار دل آرای تو بوسم

ہر جان و دل آشفتہ و مفتون سر و چشمش | ہر خورد و کلان عاشق و ممنون سر و چشمش
والله چہ پر زیب و چہ موزون سر و چشمش | ہر جا کہ غزالست چو مجنون سر و چشمش
در آرزوے نرگس شہلاے تو بوسم

افتم بہ پس و پیش تو آن شاہ بتانے | من ہیچ و کم اندیش تو آن شاہ بتانے
من ناطق و درویش تو آن شاہ بتانے | من اہلی درویش تو آن شاہ بتانے
دستی کہ بہ بوسم بہ تمنای تو بوسم

ایک روز بی بی خدیجہؓ دریچے سے کیا دیکھتی ہین کہ ایک شتر سوار صبا رفتار مثل باد ہما چمنستان مکہ معظمہ مین داخل ہوا آپنے دربانونسے دریافت کیا کہ اس گرمی مین مثل آفتاب درخشان یہ کون شتر سوار ہی جسکے سر پر ابر سایہ کر رہا ہی اونہون نے دست بستہ عرض کیا کہ ای ملکہ عرب یہ محمد صلعم ہین اس عرصہ مین آپنے خود ورود اجلال فرمایا

اور عرضی میسرہ کی بی بی خدیجہؓ کو دی اوسمین لکھا تھا کہ ابکی سال بہ نسبت سالہای سابقہ مال مین بہت نفع ہوا اور قافلے نے صحیح و سالم مراجعت کی اور یہ سب محمد صلعم کی برکت کا باعث ہی باقی حال حاضر ہو کر عرض کرونگا بی بی خدیجہؓ یہ سنکر بہت خوش ہوئین اور شتر مع ساز و یراق شاہانہ آنحضرت صلعم کو نذر کیا اہل مکہ قافلہ کو استقبال کرکے لائے راوی لکھتا ہی کہ جہانسے میسرہ نے آپکو جانب مکہ روانہ کیا تھا وہ جگہ مکہ سے تین روز کے فاصلہ پر تھی مگر آپنے وہ راستہ ایسی جلدی طی کیا کہ اہل مکہ و اہل قافلہ سے کیکو یہ یقین نہوا کہ آپ اوس مقام سے باین عجلت داخل مکہ ہوگئے اور باین زود روی قافلہ مین پہونچے جب باہم اہل قافلہ و اہل مکہ سے دن اور وقت کی تحقیق کیگئی تو یقین کامل ہوا کہ اوس مقام سے اتنی جلد مکہ مین پہونچنا اور قافلہ مین جانا یہ بھی ایک معجزہ تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ | عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا احمد پر | سرور خلق شاہ امجد پر

سفینہ بنت منبہ سے مروی ہی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت دانا و ہوشیار و عقلمند فاضلہ عورت تھین جب انہون نے حضرت محمد مصطفے صلعم کی عزت و کرامت و صداقت مین خوب غور کیا تو آپکی محبت و الفت اونکے دل صفا منزل مین غلبہ آور ہوئی اور آپکے ہمراہ آرزوی ہم عقدی نے خاطر اقدس مین جگہ پائی نفیسہ کہتی ہین کہ مین ہمیشہ سے ہمراز و ہمنشین بی بی خدیجہ کی تھی ایک روز مجھسے اس طرح ظاہر کیا کہ ای نفیسہ کیا خوب ہوتا اگر یہ خورشید آسمان عزت و جلال اس ذرہ بے مقدار پر شعاع فگن ہوتا اور میرے کاشانہ کو اپنا جلوہ خانہ فرماتا جب مین اونکے مطلب سے آگاہ ہوئی تو اس امر مین ساعی

خاطر خواہ ہوئی آنحضرت صلعم کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ ای تاجدار عالم و
عالمیان وای کجکلاہ کرو بیان آپکو نکاح کرنیسے کونسا امر مانع ہی آپنے فرمایا مفلسی و
بمقدوری مین نے عرض کیا اگر کوئی عورت نیک طینت پاک منزلت حسینہ وجمیلہ
صاحب مال ومنال اشراف خوش اوصاف تمہاری قوم سے ہو تو آپ قبول
فرمائینگے حضرت صلعم نے تامل کر کے فرمایا ایسی کون عورت ہی مین نے کہا بی بی خدیجہؓ
بنت خولد آپنے فرمایا میرا وہان پیروکار سوای ایزد غفار کون ہی مین نے عرض کیا
اگر ارشاد ہو تو مین سعی و کوشش کرون آپنے فرمایا کیا مضائقہ پس مین اوسی وقت
خدیجہؓ کے پاس گئی اور رضامندی آنحضرت صلعم کی خوشی پہونچائی بی بی خدیجہؓ
بہت خوش ہوئین ساعت نیک مقرر کر کے عمرو بن اسد اپنے چچا کو اور ورقہ بن نوفل
اپنے چچازاد بھائی کو آنحضرت صلعم کے حضور مین بھیجا کہ فلان دن و فلان وقت جس
کسیکے ساتھ مناسب ہو قدم رنجہ فرما کر سربلندی عطا فرمایئے پس ابوطالب چچا آپ کے
اس سبب سے کہ آپکے پاس پوشاک عروسی نتھی اور کچھ زر نقد بھی خرچ کیواسطے نتھا نہایت
سراسیمہ و غمگین تھے اور آنحضرت صلعم بھی گونہ متفکر ناگاہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ تشریف لائے باعث ملال کا دریافت کیا آپنے اُنسے تمام کیفیت بیان کی ابوبکر
صدیقؓ فرط خوشی سے ہنسے اور عرض کیا کہ عبدالمطلب دادا آپکے ہزار اشرفیان او
چند کپڑے قیمتی میرے سپرد کر گئے تھے اور وصیت کی تھی کہ جسوقت محمد صلعم کو ضرورت
ہو دیدینا چنانچہ وہ سب موجود ہین اوسمین چند کپڑے سیے ہوئے بھی ہین یہ کہکر اپنے
گھر گئے ہزار اشرفیونکا توڑا اور تین کپڑے نفیس کہ ہر اک پانسو دینار کی قیمت کا تھا
لے لئے اوسیوقت بی بی خدیجہ نے بھی ایک خلعت شاہانہ آپکے واسطے بھیجا آپ نے

فرمایا کہ مین ابوبکر کے کپڑون کے آگے کسیکے کپڑے نہ پہنونگا۔ لکھتے ہین کہ ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے عبدالمطلب کا نام یونہی لیا تھا کہ آپ اوسکو احسان سمجھکر قبول نہ
فرمائینگے ورنہ حقیقت مین وہ مال ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تھا آنحضرت صلعم وہی پوشاک
پہنکر اور ابوطالب و حمزہ وغیرہ اپنے چچا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے
ہمراہ لیکر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے ادھر ملکہ یعنی بی بی خدیجہؓ
نے بھی اپنا گھر بادشاہانہ وعروسانہ آراستہ کیا خوان زر وجواہر کے بھر کر آپ کے سر
اقدس پر نثار کیواسطے خواصون کے ہاتھون مین دیے ابوطالب نے بھی سب خویش و
اقربا اور قریش کے رئیسونکو جمع کیا اور خطبہ نکاح آنحضرت صلعم بفصاحت وبلاغت
پڑہا اور بی بی خدیجہ کیطرف سے اونکے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل نے اوٹھکر خطبہ نکاح
پڑہا پس دونون طرف سے ایجاب و قبول بمہر پانسو درم یا چارسو مثقال طلائی پر ہوا پھر
ابوطالب نے ولیمہ مین ایک اونٹ ذبح کیا اور کھانا تمام روساء قریش و بیگانونکو کھلایا۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ — عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا محمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

تہنیت

عقد یہ اے شہ ابرار مبارک ہووے — یہ عروس احمد مختار مبارک ہووے
یہ دلہن وہ ہے جسے بھیجیگا اللہ سلام — ثانی مریم دیندار مبارک ہووے
مالک خلد ہو تم اور یہ سردار جنان — دونون مین خاصہ غفار مبارک ہووے
ہر طرف سے چلی آتی ہے نوید بہجت — ہے صدا اے در و دیوار مبارک ہووے
تھا گمان جبکا تمکو وہ دلہن ہی حق نے — ای نبی اب یہ خوش اطوار مبارک ہووے

پاس اس بی بی کے آ گئی تہین وحی خدا	ای نبوت کے سزاوار مبارک ہووے
تمکو اس شادی سے ہر روز خدا دے شادی	یا نبی دولت بیدار مبارک ہووے
دیتے ہین روح الامین آ کے مبارکبادی	کہتا رضوان بھی ہی ہر بار مبارک ہووے
سب سے پہلے انھین دین آپکا پہونچا یگا رب	مومنو تمین ہین یہ سردار مبارک ہووے

میرے آقا ہین خدیجہ و محمد ناطق
دی ہی خالق نے یہ سرکار مبارک ہووے

حلیہ شریف منقول ہی کہ سر اقدس اوس سرور فر اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
کا بڑا بدرجہ اعتدال کہ دلیل فروغ عقل و قوت دماغ ہی بال ہمیشہ نہ بہت نرم نہ بہت
سخت نہ مثل اہل حبش پیچیدہ نہ مانند رشتہ سوزن کشیدہ کاکل مشکین سیاہ نہایت
خوشنما بالغایت وقت شانہ تا بدوش ورنہ تا بن گوش بے قصد وہ مانگ سیدھی نکلتی تھی کہ
کہکشان سے اپنی کجروی نہ سنبھلی تھی زمانہ حج و عمرہ مین وہ کاکل فدای سر اقدس
تھے ورنہ ہمیشہ رخ انور کے پیش و پس تھے پیشانی اوس پیشانی سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى
بِعَبْدِهٖ کی منور و کشادہ درخشندگی مین آفتاب عالمتاب سے زیادہ چین جبین سے شق القمر
ہویدا ایک سپہر نبوت پر کئی چاند ہویدا ہلال ابرو کے عشق مین قوس قزح زار و نحیف
اسقدر باریک و لطیف ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اوس سے عبارت
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ کی صاف دو آیت از بینی تا آخر گوش چشم کشیدہ
مانند کمان کشیدہ تھے دو چشم اوس چشم و چراغ عالمیان کی بڑی خوشنما کو جنکے روبرو نرگس
شہلا درمیان دونون آنکھون کے ڈورے سرخ و باریک نمایان مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى
جنسے عیان بینی مبارک اوس شمع وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا کی نہ بلندی تھی نہ پست

نہایت روشن بلکہ انوار الہی کا مخزن دہن اوس قلزم حقیقت کا کشادہ گر کشادہ دہنی
حسن مردان عرب ہی آپکی کشادہ دہنی کا یہی سبب ہی ہر ایک بات آپکے دہن پاک سے
پوری ادا ہوتی تھی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى آپ کے سخن کی عرش علی پر ثنا ہوتی تھی
دانت رشک در عدن اوس دندان شکن کفر و ضلالت کے مثل سیارگان روشن ہموار
برابر مستحکم سراسر سامنے کے دانت دریچہ دار مطلع انوار تھے جب آپ ہنستے در و دیوار
روشن ہو جاتے تھے آواز سے ہنسنے مین عار تھی مسکرانا زیبایش گفتار تھی زبان خوش
بیان کی ثنا محال ہی فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ مداح اوس زبان کا خالق ذو الجلال ہی
لبہاے مقدس رشک یاقوت مرجان باریک سرخی عیان رخسارے ہمایون پر گوشت
رشک خورشید و ماہتابان جنکی ثناے بے پایان آیہ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سے
نمایان لعاب دہن شفاے مریضان گوش مبارک خجلت دہ برگ گل و تازگی بخش
ولہای انس و جان چاہ زنخدان بر یوسف مصری شیدا انور جلی و علی ہویدا
ریش مبارک رشک سبزہ نو خطان گھنی تا بسینہ کمیشت سنہ کی اہل روایت سے
پشت پر پشت گردن نور فگن کی ثنا خداوند تعالے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ
فرماتا ہی رشک طاؤس کیونکر لکھون قلم تھراتا ہی سینہ و پشت کی ثنا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ سے ظاہر ہی مدح خداے قادر ہی
حاصل آنکہ سینہ صفا گنجینہ اوس مخزن اسرار دو عالم کا چوڑا سراسر تھا شکم پاکیزہ سینہ کے
برابر تھا سینہ سے ناف تک بالونکی سیلی تھی مانند خط استوا کے لکی تھی دونون بازو
اور دونون کندہون اور دونون ساق پا پر بال تھے سبزہ باغ حسن و جمال تھے یا
اوس سبزہ حسن و خوبی کے پاؤن پر تصدق اسقدر ہلال تھے تلون نورانی کے

پسینہ سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی تھی بہر عروس ہر ایک مشاطہ اوس پسینہ کو عطر
مین ملاتی تھی درمیان ہر دو شانہ وقریب شانہ راست مہر نبوت تھی اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ تَوَجَّہْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ اوس مہر مین سند سیادت تھی دونون پہونچے
اوس بحر کرم کے دراز تھے بازو فربہ خوش اندام تھے ہتھیلیان ریشمین کپڑے سے
نرم زیادہ پاے مبارک پر گوشت زینت جادہ پشت پا نرم وہموار تلوون پر عارض
حسینان نثار انگوٹھے کے پاس کی اونگلی سب انگلیون سے بڑی مانند زبر کشیدہ لفظ
اللہ کھڑی جوڑ ہڈیون کے مضبوط اور بھاری قدمون سے ظاہر استواری پنڈلیان لطیف
وباریک ہر جوڑ سانچہ کا ڈھلا ٹھیک قد ہمایون اوس نونہال باغ وحدت کا تنہائی
مین بدرجہ اوسط معلوم ہوتا تھا مگر جب کسی بلند قد کے ہمراہ تشریف لیجاتے تھے تو اونکے
سر سے سر اقدس آپکا بلند مفہوم ہوتا تھا جسم ناز نین پر تمکین نہ بہت دبلا نہ بہت طیار
نہ بند گٹھا ہوا طرحدار رنگ اوس گل گلستان رسالت کا سرخ وسفید جسم مطہر سے خوشبو
اسقدر آتی تھی کہ جس راہ سے آپ گذر فرماتے تھے وہ راہ مہک جاتی تھی بلکہ عرصہ
تک اوس راہ مین خوشبو کو قیام رہتا تھا ادھر سے نبی کریم گئے ہین ہر خورد وکلان
کہتا تھا عورات مدینہ جو پوشاک بدلتی تھین آپ کا پسینہ لیکر بجاے عطر ملتی تھین تو
برسون اون کے بدن سے خوشبو نہ جاتی تھی صل علے شمیم محمدی آتی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْکَرَمِ
عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا محمد پر ۔۔۔ سرور خلق شاہ امجد پر

ترجیع بند

صفت اوّلی ست کہ تو مرتبہ اعلی داری ۔۔۔ قدرت خالق یکتا بسراپا داری

شب واللیل شہا زلف چلیپا داری ۔۔۔ مو بمو ہر بن مونے تماشا داری

خط سبز ولب لعل ورخ زیبا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بدر پیشانی ہے اک نور سر عرش الہ ۔۔۔ وصف کیا کیجے کہ جمتی نہین ہیئی پہ نگاہ
مانگ ہے فرق مبارک پہ کہ ہے عرش کی راہ ۔۔۔ خوب ہی وصف مین حضرت کے کہا ہی واللہ

خط سبز ولب لعل ورخ زیبا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دونون ابرو ہین کہ دو مد ہین سر لفظ الہ ۔۔۔ سورہ صاد ہی انکھون کی ثنا خاطرخواہ
کیلہی پشت لب بالا پہ ہے سبزہ واللہ ۔۔۔ جس طرح لعل پہ تحریر ہو سبزہ کی واہ

خط سبز ولب لعل ورخ زیبا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صفوت حضرت آدم تمہین کی حق نے عطا ۔۔۔ فہم وادراک ہے ادریس کا اے شاہ ہدا
نوح کیطرح سے شکر آپ بھی کرتے تھے ادا ۔۔۔ بخشش جود وعطا ہود کی ہے سرتاپا

خط سبز ولب لعل ورخ زیبا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شغل صالح کے عبادات خدا تھی ہر دم ۔۔۔ خلت خاص خلیل آپ مین تھی شاہ امم
نزہت حضرت یوسف ہی کہون کھاکے قسم ۔۔۔ عزم موسی کا سلیمان کا ہے جاہ وحشم

خط سبز ولب لعل ورخ زیبا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صبر ایوب کا ہے ذات مقدس کو ملا — عدل داود کیا آپ کو خالق نے عطا
ہے راضی برضا آپ مثال یحیےٰ — زاہد و عابد و ابرار تھے مثل عیسےٰ

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شاہ کونین رسول ثقلین آپ کی ذات — آپکا رکھتا وسیلہ ہی یہ ناطق دن رات
انبیا اور بھی تھے آپکی پر اور ہی بات — جمع حضرت مین رسولان سلف کے ہین صفات

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

غزل

خوش روش خوش وضع ہی خوشرو سراپا آپکا — معجزہ کہئے نہ تھا جادو سراپا آپ کا
مشک کو رتبہ ہی کیا عنبر کا کیا ہے ذکر یان — بخشتا خوشبو کو ہے خوشبو سراپا آپکا
یوسف مصری بھی مشتاق زیارت جسکے تھے — کیا ہی تھا صلے علی دلجو سراپا آپ کا
ہاتھ تھے دست کرم اور پاؤن تھے ثابت قدم — تھا عجب ای سرور خوشخو سراپا آپ کا
ہان نہ ہونے کا تھا ہمتا اور نہ ثانی کا جواب — تھا ید قدرت ہر اک بازو سراپا آپ کا
ذات اقدس آپکی تھی حسن مین یکتائے دہر — سب حسین گیسو مین اور گیسو سراپا آپ کا
سایہ کیونکر اوس قد بالا کا پڑتا خاک پر — نور حق تھا اے شہ نیکو سراپا آپ کا
برگزیدہ اور مقدس اور معظم کیون نہو — عالم تقدیس مین ہر مو سراپا آپ کا
ذات اقدس عالم وحدت مین ہی یکتا ہوئی — جسم اطہر نور سے مملو سراپا آپ کا
نور آنحضرت کو خالق نے جگہ پہلو مین دی — گو نہین خالق سے ہم پہلو سراپا آپ کا

نے دہن ہے پاک تیرا نے زبان تیری ہی پاک
کیا لکھے گا آہ ناطق تب سراپا آپ کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ — عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا محمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

بیان عادات شریف

مورخان احوال جناب رسول مجتبےٰ اور محرران ذکر خیر الوریٰ دانایان رموز مصطفوی و ماہران ارہاصات نبوی محدثین رسول مقبول مفسرین علم معقول و منقول متفق اسبات پر ہین کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے کبھی بت پرستی نہین کی اور کوئی رسم جاہلیت عمل مین نہین لائے گناہ صغیرہ و کبیرہ سے طاہر و پاک رہے قبل نبوت شریعت ابراہیم علیہ السلام پر آپ کاربند تھے ابتدائے ظہور آنحضرت صلعم سے گیارہ برس کے سن شریف تک حضرت اسرافیل علیہ السلام درگاہ ایزدی سے آپکی خدمت مین حاضر و متعین رہے بعد انکے حضرت جبرئیل علیہ السلام بحکم خدا سبحانہ عزو الاکرام حضور اقدس مین انتیس برس پوشیدہ رہے جب آپ چالیس برس کے ہوئے جبرئیل علیہ السلام حاضر آئے جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب زمانہ نبوت کا قریب آیا ہر شجر و حجر سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کی آواز آتی تھی حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریب اوترنے وحی کے مین سچی خواب دیکھتا تھا خلوت و تنہائی مجھے مرغوب تھی اکثر غار حرا کہ مکے سے پورب کیطرف تین کوس ایک پہاڑ ہی اوسمین وہ غار چار گز لنبا اور کہین ایک گز کہین اوس سے کم چوڑا واقع ہی درات صرف

عبادت رہتا تھا چنانچہ کتالیسوین برس تیسری یا آٹھوین تاریخ ربیع الاول
کی بروز دوشنبہ جبرئیل علیہ السلام وہان تشریف لائے مین نے پوچھا کون ہو جواب
دیا جبرئیل اور ایک خط بہشت کے ریشمین کپڑے کا بنا ہوا موتی اور یاقوت جڑے ہوے
اپنے پرون کے نیچے سے نکالکر دیا اور کہا کہ پڑھو ای محمد صلعم مین نے کہا مین خوانده
نہین پھر جبرئیل علیہ السلام نے اوسیطرح کہا میری طرف سے وہی جواب پایا تیسری بار جبرئیل
نے مجکو اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ تا مَا لَمْ يَعْلَمْ پڑہایا اور زمین پر اپنا پر مارا چشمہ آب وہان
ظاہر ہوا جبرئیل نے اوس چشمہ سے مجکو ارکان وضو تعلیم کیے اور دو رکعت نماز پڑہائی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ — عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا محمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

علماء سیر نے لکھا ہو کہ جبرئیل علیہ السلام چوبیس ہزار بار حضرت صلعم پر نازل ہوئی کہ
کہ اسقدر کسی نبی پر نزول جبرئیل علیہ السلام کا نہین ہوا پس جب آپ مخاطب بخطاب
قُمْ فَأَنْذِرْ اور مامور بامر بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ کے ہوئے تو سب سے پہلے شرف دعوت او
خلعت سبقت ایمان کا قامت رعنائے حضرت خدیجۃ الکبریٰ اماں خاتون رضی اللہ عنہ پر
مزین ہوا عورتونکو مردون پر یہی ایک شرف ہو کہ اول سب سے حضرت صلعم پر زمرہ عورت
مین سے بی بی خدیجۃ الکبریٰ اقرار نبوت کر کے ایمان لائین اور بے تردد اسلام قبول
کر کے گروہ سابقین مین شمار کی گئین اب عادات و افعال اوس صاحب خُلُقِ
الْعَظِيمِ کا بیان ہو جاننا چاہیے کتابون مین لکھا ہو کہ جو کچھ روزمرہ کی استعمالی چیزین
ملک عرب کے میوجات و فواکہات سے تھین سب آپ بخوشی تناول فرماتے تھے شہد
و گوشت کو کل اشیا شیرین و نمکین سے برغبت کھاتے تھے جب آپ کھانا نہین ہاتھ

دالتے بسم اللہ الرحمن الرحیم فرماتے اور بعد تناول طعام اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَ
سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فرماتے تھے سیدھے ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے اور قبل کھانیکے
ہاتھ دھوتے تھے اور بعد کو بھی ہاتھ دہو یا کرتے اور فرماتے کہ کھانیکے پہلے پیچھے ہاتھ
دھونے سے کھانے مین برکت ہوتی ہو آپ گرم کھانا نہین کھاتے تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہو کہ جب کوئی شخص آپکے سامنے گرم کھانا لاتا تو آپ فرماتے کہ مجکو خداوند
کریم نے آگ کھانیکا حکم نہین دیا اور فرمایا ہو کہ سرد کھانے مین برکت ہو گرم کھانے مین
برکت نہین حدیث شریف مین آیا ہو کہ آنحضرت صلعم نے کبھی پتلی چپاتی نہین کھائی
اور سوائے چمڑے یا خرمے کے پتونکے دسترخوان یا سینی وغیرہ مین نہین کھایا آپ سرکہ
پلانے سے خوش ہوتے تھے سقیہ کے کنوئین کا پانی آپکے واسطے آتا تھا کہ وہ نہایت سرد
و شیرین تھا لکھا ہو کہ وہ ایک چشمہ مدینہ سے دو دن کی راہ پر ہو آپ وقت صبح پانی مین
شہد ملا کر نوش فرماتے تھے دودھ آپکو بہت مرغوب تھا خالص یا کبھی دودھ مین سرد
پانی ملا کر پیتے تھے کھانے پر پانی نہین پیتے تھے جبتک قریب ہضم کھانا ہو جاتا تھا
اور پانی ہمیشہ بیٹھکر پیتے تھے تین بار سانس لیکر جب کسی جماعت کیساتھ کھانا کھاتے
تو آپ پہلے کھانا شروع نکرتے بلکہ جب سب کھاتے تو آپ بھی کھاتے اور آخر مین سبکے
ساتھ کھانے سے ہاتھ چھوڑتے یعنی تھوڑا کھاتے اور آخر تک موافقت قوم کی کرتے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ — عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا محمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

لباس اطہر کا بیان آنحضرت صلعم کا اسطرح ہو کہ آپ سپید کپڑا بہت پسند فرماتے تھے
نیلے کپڑے کو مکروہ جانتے تھے فرمایا ہو آپنے کہ خدا کے نزدیک بڑی بزرگی مومن کی

سفید رکھنا کپڑیکا ہی منقول ہی کہ ایک شخص آپکے سامنے آیا بال اوسکے بکھرے ہوے
اور کپڑے میلے تھے آپنے اوسکو شیطان فرمایا فات اقدس آپکی ایک نوع کے
کپڑیکی پابند نتھی جیسا کپڑا آپکے سامنے آتا تھا پہن لیتے تھے مروی ہی کہ عمامہ شریف
آپکا زیادہ چار گز شرعی سے نتھا اور کبھی سات گز کا ہوتا تھا گز شرعی ایک ہاتھ کا
بیچ کی اونگلی سے کہنی تک کے دو بالشت ہوتا ہی مقدار چوبیس اونگل کی بعد حرف
کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله کے نام عمامہ شریف کا سحاب تھا یہ آپکی عادت
شریف تھی کہ اپنے کپڑون اور گھوڑون وغیرہ کا نام مقرر فرماتے تھے عمامہ شریف کے
نیچے سفید ٹوپی سر سے ملی ہوئی ہوتی تھی فرماتے تھے کہ ہم مین اور کفار مین یہی فرق
ہی کہ وہ دوپٹہ کے نیچے ٹوپی نہین رکھتے ہم رکھتے ہین ایک کنارہ دوپٹہ کا دونون شانونکے
درمیان چھوڑتے تھے کبھی چار اونگل کبھی نصف کمر تک زیادہ اس سے لٹکانا حرام ہے
محبوب تر لبوس کا کرتہ تھا پہنچون تک آستینونکا روئی کا کپڑا استعمالی آپکا کوتاہ دامن
و آستین ہوتا تھا تہمد و پاجامہ کبھی نصف پنڈلیون تک ہوتا تھا کبھی ٹخنون تک لمبائی
چادر مبارک کی چار گز یک بالشت چوڑائی دو گز کی ہوتی تھی پہنا رسول خدا صلعم نے
جبہ رومی کا تنگ آستینونکا کہ وقت وضو کے اوسکو اوتار کر کندہونپر ڈال لیتے تھے سفر میں
آپ تنگ کپڑا پہنتے تھے ورنہ ڈھیلے کپڑے سے انس رکھتے تھے انگوٹھی چاندیکی پہنتے تھے
نگمینہ اوسکا حبشی تھا اور نگمینے کو ہتیلی کیطرف رکھتے تھے اور پہننا انگوٹھی کا اکثر احادیث
مین اولٹے ہاتھ مین آیا ہی سیدہے ہاتھ مین کم نعلین مبارک آپکی اس نقشہ کے مطابق
بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہی کہ بستر مبارک رسول اللہ صلعم کا

جسپر آپ استراحت فرماتے تھے چمڑیکا تھا اوسکے اندر چھال درخت خرمے کی کوٹکر
بھری تھی اور ایک روایت مین دوہرے کپڑیکا بستر آپکا آیا ہی ذکر عادت شریف
بوقت شب شبکی عادات مین آپکی یہ تھا کہ رات بھر مین چند بار سوتے اور چند بار اوٹھتے
وضو مسواک کرکے نماز پڑہتے پھر کچھ دیر سوتے پھر اوٹھکر وضو مسواک کرکے نماز پڑھتے
پھر سو جاتے غرض جتنی بار آپ رات بھر مین بیدار ہوتے اوتنی ہی بار وضو کرکے
نماز پڑھتے اور ہمیشہ رات بھر مین چند بار سوتے اور چند بار جاگتے سیدہے پہلو پر
آپ آرام فرماتے تھے جانب قبلہ کے رخسار ہمایونکو وقت استراحت سیدہے ہاتھ کی
ہتیلی پر رکھتے اور آخر شب مین بازونکو استادہ کر لیتے ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھتے
منع فرماتے منہ کے بل سونے سے کہتے تھے یہ طریقہ جہنمیون کے سونیکا ہے

اللهم صل بالفضل والكرم علی محمد سيد العرب والعجم

ہو درود خدا احمد پر | سرور خلق شاہ امجد پر

بیان معجزات سب سے بڑا معجزہ اعجاز آنحضرت صلعم سے قرآن مجید ہی کہ غایت فصاحت
اور کمال بلاغت رکھتا ہی سوائے اوسکے اور بہت معجزے کہ شمار اونکا احاطہ بشری سے
باہر ہی منجملہ اونکے شق القمر یعنی آپکے اشارہ انگشت سبابہ سے دو ٹکڑے ہونا چاند کا کہ یہ
کسی پیغمبر سے واقع نہین ہوا اسیطرح معجزہ رد شمس کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر آپکا
سر اقدس تھا جو نزول وحی واقع ہوا ہنوز آپ مقدمات وحی سے فارغ نہوے تھے کہ
آفتاب غروب ہو گیا جب آپ معاملہ وحی سے فارغ ہوئے معلوم ہوا کہ علی کی نماز عصر
قضا ہوئی آپنے دعا کی کہ الہی العالمین علی نماز کیوقت تیرے رسول کی تابعداری مین
تھا آفتاب کو پھیر کہ علی نماز عصر پڑھے اسما بنت عمیس کہتی ہین کہ دیکھا مین نے آفتاب

بلند ہوگیا رونی اوسکی جھاڑ اور پہاڑ پر پڑہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر ادا کی
انس بن مالک سے روایت ہی کہ ایک سفر مین آنحضرت صلعم کے پاس ایک وضو کے
لایق پانی رکھا تھا اور وقت نماز ظہر آگیا ہمنے آپسے پانی نہ ملنے کی شکایت کی آپنے
اپنا ہاتھ پانیکے برتن مین رکھا اور لوگونسے ارشاد کیا کہ وضو کرین پس دیکھا ہمنے کہ
آپکی اونگلیونسے پانی جاری تھا تین سو آدمیون نے اوس پانیسے وضو کیا یہ معجزہ کئی
بار صادر ہوا اول جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا دوسرے غزوہ تبوک مین علی ہذا القیاس
اور بھی کئی جگہ اس معجزہ کا ذکر آیا ہی اسیطرح زیادہ ہوجانا پانی قلیل کا جنگ حدیبیہ اور
چشمہ تبوک مین اور معجزہ زیادہ ہونا طعام قلیل کا اور یہ بھی کئی بار ہوا ہی اور سجدہ کرنا اون
حضرت صلعم کو اونٹ کا اور گواہی دینا بھیڑیے کا رسالت آنحضرت صلعم پر اور معجزہ
سوسمار کے باتین کرنیکا اور ہرنی کے باتین کرنیکا اور شیر کے قید کرنیکا اور شہادت طفلان
شیرخوار کی رسالت و نبوت آنحضرت صلعم پر اور اچھا ہونا بیمارونکا اور معجزہ مردونکے
زندہ کرنیکا علی ہذا القیاس شرح معجزات آنحضرت صلعم کی طاقت بشری سے باہر ہے

اللّٰهُمَّ صَلِّ بِالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ — عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ہو درود خدا محمد پر		سرور خلق شاہ امجد پر

مگر عمدہ ترین معجزات حال معراج اون سرور کائنات صلعم ہی معراج اوس سرور انبیاء و سالار
اصفیا کی خص خصائص و اشرف فضائل ابحر معجزات کمالات سے ہی کہ انبیاء سلف
مین کوئی مشرف باین شرف نہوا لکھا ہی کہ شب دوشنبہ ستائیسوین رجب بارہوین
سال نبوت سے آپ ام ہانی کے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ خطاب مستطاب جناب
رب الارباب جبرئیل علیہ السلام کو اسطرح پہونچا کہ آجکی رات گوشہ طاعت و زاویہ عبادت

چھوڑ تسبیح و تہلیل موقوف کر پٹاوقی کو زیور و لباس فردوسی سے آراستہ کرکے پٹکا
خدمتگاری کا کمر سے باندہ تاج فرمانبرداری سر پر رکھ میکائیل کو حکم پہونچا کہ پیمانہ روزی
ہاتھ سے رکھے اور تیری ہمراہی کو آمادہ ہو اسرافیل صور رکھدے عزرائیل جلدی
قبض روح سے دست بردار ہو فرشتان نور و ضیا طبقات افلاک کو جاروب نور سے
صاف و صفا کرین نوبت نوازان صدق و صفا نقارہ جود و عطا اطراف دار البقا مین
بجائین رضوان بہشت کو آراستہ و پیراستہ کرے مالک دوزخ کو اقفال حلم و تسکین سے
مقفل کردے دریا بہنے سے ہوا چلنے سے افلاک سیر و گردش سے باز رہین حوران
بہشتی مجمر عود و طبق جواہر نثاری کو اپنے اپنے پنجہائے نگارین مین لیکر صف بصف
ایستادہ تصدق کو آمادہ ہون حاملان عرش فلک اطلسی کو لباس پاکیزہ پہنا دین
کرسی کے تاج قدسی سر پر رکھین آدم و ابراہیم و موسی و عیسی اور کل انبیاء علیہم السلام
کو مژدہ پہونچا کہ آجکی رات خالق ارض و سما کو اپنے حبیب سرو قد ماہ رو عطارد نظر زہرہ
پیکر جوزا اختر خیر البشر کو دولت قرب و وصال سے مشرف فرمائیگا اور اسرار غیب سے
آگہی و دیگر خلعت سعادت عنایت خاص کا بخشیگا ای جبرئیل ستر ہزار فرشتے اپنے
ساتھ لیکر بہشت عنبر سرشت مین جا ایک براق جنت سے لیکر در دولت اوس حبیب
خاص محبوب با اختصاص پر پہنچکر سر بلندی حاصل کر زمین کے قبرستانونسے از شرق
تا بہ مغرب عذاب آجکی رات اوٹھا تمام دنیا کو عطر محبت اور بخور مودت سے معطر کر

غزل

رشک نوروزنہ کیونکر ہو بھلا آجکی رات	عرش پر جاتے ہین محبوب خدا آجکی رات
یہ وہ ہے رات کہ حضرت کو ہوا وصل خدا	راز وحدت شہ والا پہ کھلا آجکی رات

پھر خدمت نہ کمر بستہ ہون کیونکر جبریل — کہ ہو مشتاق نبی رب علی آجکی رات
نور رحمت سے جہان بسکہ ہوا نورانی — نام ظلمت کا نہ عالم مین رہا آجکی رات
حکم خالق ہی کہ قبر وسے ہو موقوف عذاب — قفل پر قفل ہی دوزخ مین پڑا آجکی رات
حکم خالق کا ہی آراستہ ہو خلد برین — پھر گلگشت رسول دوسرا آجکی رات
حورین اطباق جواہر لیے استادہ ہین — شور ہی آئینگے یہان شاہ ہدا آجکی رات
نعمتین دونو جہان کی ہوئین حضرتکو نصیب — تھا جو دینا اونھین خالق نی دیا آجکی رات
نہوا تھا جو کسی اور پیمبر کو عطا — اج معراج وہ حضرت کو ہوا آجکی رات
ہوگا حضرت سا نبی پھر نہ جہان مین پیدا — ہوگی عالم مین نہ پھر جلوہ نما آجکی رات
تہنیت خوان رسول دوجہان ہی ناطق — ہوگا مجلس مین وہی مدح سرا آجکی رات

جسوقت جبرئیل علیہ السلام مرغزار جنت مین واسطے براق کے آئے چالیس ہزار براق برق کردار چراگاہ بہشت مین چرتے ہوے دیکھے انمین ایک براق محزون و دل کباب عشق محمد صلعم مین بیتاب گوشہ چراگاہ ارم مین نالان و جگر طپان پایا دریافت ہوا کہ چالیس برس سے الفت احمدی مین آب و دانہ چھوڑ کر داغ اشتیاق محمدی دل پر رکھتا ہی حضرت جبرئیل اوس براق کثیر الاشتیاق کو مع ستر ہزار فرشتگان کے لیکر آئے تیز گامی اوس براق کی بادصرصر کی تندخرامی کو شرماتی تھی برق خجلت زدہ گہنین پر گہہ آسمان پر جاتی تھی بجام زمردین مین شام زبرجدی کا تماشا تھا ستارہ چھپتی ہی ہفت سیارگان کو چکر مین لاتا تھا ماہتاب اسکی پیشانیکے عشق مین داغ بر دل آفتاب اوسکی آفتابی پر بدل مائل زہرہ اوسکے منہ کی بلائین لیتی تھی مشتری اوسکے چہرہ پر جان دیتی تھی عطارد اوسکی ذہانت کا قائل جوزا اوسکی شمائل کا حمائل شوخی مین سہیل کا اوستاد شہاب مین

قطب اسکے روبرو از پا افتادہ بال خجلت دہ سنبل و ریحان ایال ہی عنبر فشان دم پر صدقہ ستارہ و درہم پر اوسکے لعل بدخشان نثار بدن سے خوشبوی مشک و عنبر اتی تھی فرشتہ خوئی ہی فرشتونکی آنکھ جھپکی جاتی تھی سراپا وہ براق بقعہ نور تھا خجلت دہ غلمان و رشک دہ حور تھا سبحان اللہ اس براق کی کیا ثنا ہو جسکی چراگاہ بہشت عنبر سرشت گیاہ خلد غذا ہو آب کوثر جسنے ہمیشہ پیا ہو ولقمہ ای احمدی سے سدرۃ المنتہی پر بیک چشم زدن مین مقام کیا جواہرات بہشت خلد سے دامن زین پر زمرد سے پایک جڑاو زیور عضو عضو جواہرات بہشتی سے بنا تھا سم و مزاجی طینت تھی مگر آگ بنا ہوا تھا سر اوس سرخیل جانوران بہشت کا مروارید یکدانہ کلان کا کان زبرجدی سامع وصف محمدی یاقوت کی پیشانی پر بخط زمرد کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تحریر چشمان نور آگین بیضوی کہربائی مثل شمع طور درخشان لبہاے نازک رشک لبہاے حوران جنان در دندان پارہ الماس مسلسل پاس پاس گردن طاوسی برنگ یاقوت احمر بال گردنکے زعفران زار سے خوشبو سے اوسکے معطر چین و تاتار پشت طلائی شکم نقرئی مینا کار دست و پا زمردین قدم شاخ مرجان ہمہ کہین دونون بازو رنگ آمیز لیے انواع جواہرات بہشت سے نگارین اور مونگے کی مرصع کاریسے بہارین سمونمین نعل فیروزی نعل آتشین مین زمرد دوزی خالق جل و علی نے جو جو خوبیان اور حیوانات کو جدا جدا عطا فرمائین تھین وہ اس بلبل بستان رعنائی مین تمام و کمال آئی تھین جیسا کہ سردار انس و جان ویسا ہی مرکب سرخیل جانور

اللّٰھم صل بالفضل والکرم — علی محمد سید العرب والعجم
ہو درود خدا احمد پر — سرور خلق شاہ امجد پر

جسوقت حضرت جبرئیل در دولت نبوی پر براق لیکر آئے بپاس ادب اوس فخر دوجہان

شہنشاہ کون و مکان کو بیدار نکر سکے متردد ہو کر اس طرح مدحت سرا ہوئے۔

ترجیع بند

مرحبا ای گل گلدستۂ عالی نسبی مرحبا ای شجر گلشن شیرین رطبے مرحبا چارۂ درد دل درمان طلبی	مرحبا نور خدائے شرقی و غربی مرحبا جان و دل ہاشمی و مطلبی مرحبا ختم رسل خواجہ ہر ایک نبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقبی
سنکے یہ جو بیدار ہوئے شاہ امم بولے جبریل بلاتا ہے خدائے عالم جام یاقوت مع طشت لے آیا اوس دم	بستر خواب سے اوٹھے جو بصد جاہ و حشم غسل پر طبع تھی مائل کہ جو رضوان ارم روبرو آکے کہا اوسنے بآداب اتم
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقبی
بس اوسی طشت زمرد مین نبی نے اوسدم سر پہ عمامہ رکھا زینت ہر دو عالم ڈال لی دوش مبارک پہ عبای آدم	آب کوثر سے کیا غسل بصد جاہ و حشم باندہی یاقوت کے پٹکے سے کمر مستحکم آئے حجرہ سے تو آواز یہی تھی پیہم
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقبی
تھا جو حاضر در دولت پہ براق خوش خو تھا بہشتونکے جواہر سے مرصع پہلو سر پہ ہاتھ اوسکے رکھا شہ نے جو چمکر یا ہو	غیرت حور جنان اوسکا ہر اک تھا بازو کلمۂ طیبہ پیشانی پہ لکھا ایک سو کرکے تسلیم شہ دین کو وہ بولا خوش رو
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان بعد فدایت چہ عجب خوش لقبی
اوس پر اوس پہ ہوئے سرور دین جبکہ سوار	تھی جلو مین شہ والا کے فرشتون کی قطار

کہتے ہین اہل روایت کہ وہ تھی ہی ہزار کہہ درود و رگہہ کلمہ کی تھی لب پہ تکرار	کے سب شیفتہ و عاشق شاہ ابرار کہتا جاتا تھا یہ چاؤش سواری ہر بار
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
جب ہوئی مسجد اقصی مین شہ دین داخل انبیا صف بصف اور اونکے فرشتے شامل مقتدا سارے نبی آپ امام عادل	تھے جو مشتاق مرادین ہوئین اونکی حاصل نفل دو پڑھنے پہ حضرت ہوئے اوسدم مائل متفق ہوکے یہ کہتا تھا ہر اک دریا دل
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
چرخ اول پہ گئے والنے رسول اکرم وہان پہونچے تو نظر اور ہی آیا عالم دیکھا آدم نے جو آتے ہین شہنشاہ امم	قفل جبریل نے کھلوایا بصد جاہ و حشم کچھ فرشتونین پہ دیکھا کہ ہین بیٹھے آدم ہوکے خوش مطلع جبینہ پڑھا یہ اوسدم
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
دوسرے چرخ پہ یوسف سے ملا جاکے حضور پھر تو یعقوب اور اسحاق تھے اور شاہ غیور اس زیارت سے خوشی کا ہوا عیسی کو وفور	ملکے حضرت سے ہوئے حضرت یوسف مسرور والنے عیسے کے گیا پاس خدا کا وہ نور کہا بیساختہ دیکھی جو تجلی تا دور
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
پھر ہوئی حضرت موسی سے ملاقی سرور اونسے رخصت جو ہوے بادشہ جن و بشر مریم و حضرت موسی کی پھر آئین بادر	گفتگو دیر تک اونسے رہی باکر و فر ہوا ہر ایک بغلگیر بشوق اکبر دیکھکر آپکو کہتی تھی ہر اک نیک سیر
مرحبا سید مکی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

یانے جو وقت بڑھے آپ ملے تب کے خلیل   لوط دہنے پہ تھے اور بائین پہ تھے اسمٰعیل
نوح وادریس بھی آپہنچے وہین بالتعجیل   آپکو نام بتاتے تھے ہر اک کا جبریل
ایک سے ایک نبی اور پیمبر تھا شکیل   نور حضرت کو جو دیکھا تو یہ کی قال وقیل

مرحبا سید مکی مدنے العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اونسے رخصت جو ہوئی بادشہ کون ومکان   پہنچے سدرہ پہ بصد شوق رسول دوجہان
عرض جبریل نے کی مجھمین نہین تاب وتوان   اک قدم بھی جو بڑھون جلنے لگین تو ہون [illegible]
دور سے ایک فرشتہ ہوا اوسوقت عیان   سر تسلیم تھا خم اور یہ مدح بہ زبان

مرحبا سید مکی مدنی العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہا حضرت نے کہ جبریل ہے کیا اسکا نام   بولے جبریل مین واقف نہین یا شاہ انام
سدرۃ المنتہی سے لیگیا وہ نیک انجام   کئی پردہ کیے حضرت نے اسی طرح تمام
آکے رفرف نے کیا آپکو پھر جھکے سلام   اور ہوا مدح سرا یون بہ زبان الہام

مرحبا سید مکی مدنے العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پہونچا حضرت کو جو وہ لیکے سر عرش مجید   طی کیے آپ نے رفرف پہ مقام توحید
جب قریب آئے تو رفرف بھی رہا پھر تو بعید   تھی دنی اور فتدلی کی وہان گفت وشنید
قاب قوسین فاوحی تھا مقام توحید   پر فرشتے یہی کہتے تھے وہان باتاکید

مرحبا سید مکی مدنے العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پھر ہوا حکم کہ جنت بھی محمد کو دکھاؤ   شہ سے ارشاد ہوا سیر کو فردوس کی جاؤ
غل فرشتون یہ تھا منبر کو اوٹھاؤ   تا براق اسطرح لیجاکے نبی کو پہونچاؤ
سب پس وپیش پرے اپنے باعزاز جماؤ   رہو ہمراہ حضور اور یہ پڑھ پڑھ کے سناؤ

مرحبا سید مکی مدنے العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پاس جنت کے جو حضرت کی سواری پہنچی   کہا رضوان نے کہ لو باد بہاری پہنچی
اب قدمبوسی کو باری ہے ہماری پہنچی   وہ براق آیا کہ حضرت کی عماری پہونچی
اپنی تقدیر بھی ہے بر سر یاری پہنچی   کہ ندا کان مین اوسکے گئی باری پہنچی

مرحبا سید مکی مدنے العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین فردوس کی سب مژدہ جنبان آئین   نذر کو کشتیان یاقوت کی بھر کر لائین
نور تا دور جو دیکھا تو بہت گھبرائین   بہر تسلیم جھکین شاد ہوئین شرمائین
سب پکارین کہ بہت دنین مرادین پائین   لحن داؤدی مین یون سامنے آکر گائین

مرحبا سید مکی مدنے العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

چومتے پاؤن تھے حضرت کے کوئی کوئی ہاتھ   کوئی کہتی تھی فدا اے شہ عالی درجات
ورد یاسین تھا کہین اور کہین والصافات   رخ روشن سے کہین [illegible]
لب کوثر پہ گئے جبکہ رسول خوش ذات   موج سے اوسکے بھی پیدا یہی ہوتی تھی [illegible]

مرحبا سید مکی مدنے العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سرو کہتا تھا کہ اے قمری عرش اعلیٰ   قمریان کہتی تھین اے صل علی صل علی
سوسن خلد کو بھی نوک زبان تھی طہٰ   والضحیٰ پڑھتی چنبیلی تھی اذا جا بیلا
سورہ فجر کا تھا شور گلون مین یکجا   بلبل باغ جنان یون ہے ہوتے تھے نغمہ سرا

مرحبا سید مکی مدنے العربی   دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

بس زبان روک لے اے ناطق پاکیزہ بیان   تو بھی اچھا ہو امداح رسول دو جہان
تیری مشتاق سخن سب ہے خوبان جنان   کر دعا حق سے کہ بہر نبی انس وجان
ختم کر گردش گردون سے ہون از بس نالان   شکل اس مطلع تمدی کے مراکل ہو عیان

مرحبا سید مکی مدنی العربی　　دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اللّٰھم صل بالفضل والکرم		علی محمد سید العرب والعجم
ہو درود خدا محمد پر		سرور خلق شاہ امجد پر

لکھا ہی کہ جسوقت شب معراج مین حضرت آدم علیہ السلام کو آپنے دیکھا دہنی بائین اونکے دو دروازہ نظر آئے دہنی طرف کے دروازہ سے خوشبو آتی تھی اُس دروازہ کیجانب آپ دیکھ ہنستے تھے اور بائین دروازے سے بدبو آتی تھی اوس دروازیکی طرف دیکھکر روتے تھے آنحضرت صلعم نے جبریل سے اُن دروازونکا حال دریافت کیا جبریل نے عرض کیا کہ دہنا دروازہ نیکبختونکی آمد و رفت کا ہی کہ انکی روح اس دروازے سے جنت کو جاتی ہی اوس دروازہ کیطرف دیکھکر آدم خوش ہوتے ہین اور بائیان دروازہ دوزخیونکے آنے جانیکا ہی انکی روحونکو اس دروازے سے دوزخ مین لیجاتے ہین اُنکی طرف دیکھکر روتے ہین وہان سے آگے جاکر آپنے دیکھا کہ ایک گروہ کھیتی کرتا ہی اوسیوقت بوتے ہین اور اوسیوقت وہ طیار ہوجاتی ہی اور وہ لوگ ایک دانہ کے عوض سات سو پاتے ہین معلوم ہوا کہ وہ عابد اور سخی ہین کہ یاد خدا کرتے ہین اور اللہ کیواسطے محتاجونکو دیتے ہین خداوند تعالی اونکی روزی مین برکت دیتا ہی ایک ایک کے عوض سات سات سو پاتے ہین بعد اسکے ایک شخص کو دیکھا کہ بوجھ لکڑیونکا طاقت سے زیادہ جمع کرچکا ہی اور ہنوز جمع کیے جاتا ہی جبریل نے کہا یہ شخص گناہگار ہی کہ حد امکان سے زیادہ گناہ کرچکا ہے اور پھر گناہ سے باز نہین آتا پھر ایک جماعت کو دیکھا کہ فرشتے سر اونکا پتھر وسے کوٹتے ہین اور وہ پھر اپنی حالت اصلی پر آجاتے ہین پھر اوسیطرح سر انکی کوٹے جاتے ہین دریافت ہوا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ نماز جمعہ اور جماعت مین سستی و کاہلی کرتے ہین

اور رکوع و سجود برابر بجا نہین لاتے ایک جماعت آپکو نظر آئی ننگے سر بھوکے پیاسے مثل جانورونکے چراگاہ دوزخکی طرف انکو ہانکتے ہین یہ وہ لوگ ہین جو زکوۃ مال کی نہین دیتے اور فقیرون مسکینون پر رحم نہین کھاتے حدیث مین آیا ہی کہ چھوڑنیوالا نماز کا خواہ مرد ہو خواہ عورت چالیس برس تک عذاب کیا جاویگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلعم نے کہ قیامت کے دن ایک سانپ دوزخ سے نکلیگا سر اوسکا ساتوین آسمان پر اور دم تحت الثری مین ہوگی نام اوسکا حریس ہی وہ کہیگا کہ مجکو امت محمد سے پانچ گروہ درکار ہین اول چھوڑنیوالا نماز کا دوسرا نہ دینے والا زکوۃ کا تیسرا پینے والا شراب کا چوتھے کھانیوالا الایباج کا پانچوان گروہ اون لوگونکا جو دنیا کی باتین مسجد مین کرتے ہین پس وہ سانپ ان پانچون گروہ کے آدمیونکو لیکر دوزخ مین پھر جائیگا حدیث مین آیا ہی کہ جب شرابی دوزخ مین ڈالے جاینگے بعد ہزار برس کے پکارینگے کہ ہم پیاسے ہین مالک اونکو اسی برس تک جواب نہ دیگا پھر پسینہ اونکے بدن سے ایسا آنا شروع ہوگا کہ اونکی بدبو سے وہ خود فریاد کرینگے کہ الہی یہ پسینہ ہم سے دور کر وہ پسینہ اونکے بدن سے دور ہوگا اور تمام بدن اونکا آگ جلادیگی پھر درست کیا جائیگا بعد ایک مدت کے اونکو آب حمیم پینے کو ملیگا اللہ تعالی نے حرام کاری و زناکاری کو کلام مجید مین بتاکید منع فرمایا ہی جیسا کہ اس آیت مین وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ جس قوم مین حرام کاری کی کثرت ہوتی ہی اوس قوم پر موت کا عذاب نازل ہوتا ہی مانند مرض ہیضہ وغیرہ کے اور برا زیادہ اور بدتر زیادہ زنا و حرام کاری کرنا محلہ اور ہمسائی کی عورت سے ہی اور ایک مقام پر آنحضرت صلعم نے زنا اور چوری کرنیوالے اور شراب پینے والے اور دہاڑہ دینے والے اور خیانت کرنیوالے کو خارج از اسلام فرمایا ہی حدیث مین آیا ہی کہ

تین شخصون پر اللہ نے جنت حرام کی ہی یعنی تین گروہ جنت مین نجاوینگے اول پینے والا
شراب کا دوسرا مان باپ کی تابعداری نہ کرنیوالا تیسرا دیوث دیوث وہ ہی کہ اپنی بیوی او
بیٹی اور بہن یا مان کو جانتا ہو کہ یہ حرام کاری کرتے ہین اور اونسے علحدگی نہ اختیار
کرے اور ایک طرح پر دیوث وہ بھی شمار کیا جاتا ہی جو اپنے گھر کی عورتونکو گانے بجانیسے
منع نہین کرتا اور شادی بیاہ مین گانیکو بھیجتا ہی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ مین
ایسا ہی لکھتے ہین اور جن مردونسے پردیکا حکم ہی اگر عورتین ان مردونسے پردہ نکرینگی او
وارث ان عورتو بھی اس امر مین تاکید اونپر نکرینگی دیوث شمار ہونگی اکثر عورتین جو نئی
بیاہی آتی ہین اور وہ حالت ناپاکی مین آٹھ آٹھ روز بے غسل رہتی ہین اور آٹھوان
روز جمعہ کا نہانیکو مقرر کیا ہی اگر اوسدن بھی کوئی موقع نہانیکا نہین ہوتا تو پھر آٹھ روز
اوسی حالت ناپاکی مین رہتی ہین اور شوہرونکے ساتھ سوتی بیٹھتی ہین اور اوسی حالت
ناپاکی مین روٹی پکاتی ہین اور پانیکو ہاتھ لگاتی ہین پس وہ کھانا پانی سب ناپاک
ہوتا ہی اور مرد اونکے جو انکی نجاست سے وقفیت رکھتے ہین اور تاکید کرکے غسل کو نہین کہتے
وہ بھی از روی شرع دیوث ہین کیونکہ دیوث وہ شخص ہی جو ناپاکی اور بیحیائی کو اپنے گھر مین
روا رکھے ایسے مرد و عورت کا نماز و روزہ کچھ درست نہین ہوتا اور برکت اونکے گھر سے دور
ہوتی ہی اور نحوست بڑھتی جاتی ہی ایسے گھرونپر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہی عورت و مرد سب
مبتلای آفت ہوجاتے ہین اور دین و دنیا سب خراب ہوجاتا ہی **احوال بہشت کا** جب آپ
بحکم ایزدی اسرافیل کے ہمراہ شب معراج مین بہشت کی سیر کو تشریف لیگئے امت کے مکان
و ایوان دیکھکر نہایت مسرور ہوئے آپ فرماتے ہین جسوقت مین بہشت کے دروازہ پر
گیا دیکھا کہ دروازہ سونیکا تھا چوڑائی اوسکی پانسو برسکی راہ اور اونچائی ہزار برس کی

راہ تھی اوس دروازہ مین چالیس ہزار کنگرے تھے ہر کنگرہ پر ایک فرشتہ مقرر تھا دونون
ہاتھونمین اونکے دو دو طبق تھے ایک مین کپڑے بہشت کے دوسرا نور سے بھرا ہوا جبرئیل نے
کہا یا رسول اللہ یہ فرشتے آدم علیہ السلام سے آٹھ ہزار برس پیشتر پیدا ہوئے ہین اور یہ طباق
آپکے اور آپکی امت کے تصدق کیواسطے لیے ہین قیامت کو امت آپکی یہان آیگی اور
فرشتے یہ اطباق اونپر نثار کرینگے جبکہ مین بہشت کے اندر داخل ہوا رضوان نے مجکو
بہشت کی نعمتین دکھلانی شروع کین ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی اور ایک یاقوت
اور ایک زمرد اور ایک موتی کی تھی گارا اوسکا مشک و کافور کا چوڑائی دیوار اوسکی ستر ہزار
برسکی راہ اور اونچائی اوسکی ہزار برسکی راہ اوسمین ایسی صفائی تھی کہ مثل شیشے کے اند
سے باہر اور باہر سے اندر تک نظر آوے عرش سے فرش تک اوسکی صفائی دکھلائی دی تھی
اور مٹی بہشت کی مشک عنبر و کافور کی گھانس اوسکی زعفران کی کنگریان زمرد اور موتی
اور یاقوت کے چار باغ جنت مین ہین نام اونکا جنت الفردوس و جنت الماوی و جنت النعیم
و جنت العدن ہی اور چار باغ ہین کہ نام اونکے دار السلام و دار الجلال و دار الخلد و دار القرار
ہین ہر بہشت مین مکان یاقوت سرخ کے کنگرے سفید موتی یا زمرد کے اور بعض کنگرے مثل سورج
بعض مثل چاند کے ہر مکان مین ستر ہزار قطعے اور ہر قطعہ مین ستر ہزار حجرہ ہر حجرہ مین تخت
سونے اور یاقوت اور موتی کے بچھے ہوی اور اونپر زربفت و مشجر کے سایبان کھنچے ہوئے ان
تختون پر ستر ہزار فرش ریشمین بچھے ہوئے اوپر ایک ایک حور نہایت خوبصورت بہشتی کپڑے
پہنے عطر بہشتی لگائے تاج جڑاؤ سر پر رکھے ستر ہزار زیور اور چالیس ہزار ملبوس زرین
خوشبودار سے آراستہ ہر ایک زیور سے ستر ہزار طرح کی آرزو خوش دلکش پیدا فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ ادنی مکان بہشت کا بہتر تمام دنیا سے ہی اگر ایک عورت بہشتیونکی عورتون مین سے

زمین کیطرف رخ کرے شرق و مغرب روشن ہو جاوے اور فرمایا کہ مومنون کیواسطے بہشت مین خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی عرض و طول اوسکا ساٹھ ساٹھ کوس کا مسلمانونکی عورتین اونکی الخانہ ہونگی بہشت مین چار نہرین ہین پانیکی دودہ کی شراب کی شہد کی بہشتی سب آپسمین ایسی دوستی رکھینگے کہ گویا ایک جان دو قالب ہین اہل بہشت کبھی بیمار نہونگے نہ حاجت کیکو بول و براز کی ہوگی نہ ضرورت تھوکنے اور ناک سنکنے کی ہوگی برتن سونے چاندی کے انگیٹھیونمین اگر اور عود و لوبان و عبیر روشن پسینہ سے عطر کی خوشبو آئیگی تسبیح اہل بہشت کی سُبحان اللہِ والحمدُ للہِ ہوگی اسطرح ادا کرینگے جیسے سانس بغیر ارادہ نکلتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ بہشت مین نہ کوئی محتاج ہوگا نہ فکرمند نہ لباس کیکا کہنہ و کثیف ہوگا نہ جوانی تمام ہوگی ہر مرد و زن اٹھارہ برس کے ہونگے نہ آپسمین شر و فساد نہ موت ہوگی نہ محنت و مشقت بہشتیونسے ہمیشہ خدا راضی رہیگا یہ سب سے بڑی نعمت ہی اپنی آنحضرت صلعم کے اور نبیونکی امتونسے بہشت مین دو چند ہونگے ہر ایک شخص کو مرتبہ بہشت مین بموافق عمل و ریاضت و عبادت کے ملیگا اس کم و بیشی پر کسیکو کسی سے حسد نہوگا حرص و ہوس کم زیادتی مرتبہ کی ہرگز نہوگی جمعہ کے روز بہشت مین اہل بہشت دیدار خداوند کریم سے مشرف ہوا کرینگے اہل جنت سے خداوند تعالی بیواسطہ کلام کریگا اور مانند گلاب پانی کے اپنی قدرت کاملہ سے خوارہ نور و رحمت کے برسائیگا فرمایا ہی آنحضرت صلعم نے کہ بہشت مین اہل بہشت وہ چیزین پائینگے جو نہ آنکھونسے دیکھین نہ کانونسے سنین نہ دل مین اونکا خیال گذرا حاصل کلام شب معراج آپنے یہ تمام سیر دیکھکر مراجعت فرمائی اُمہانی کے گھر ورود اجلال ہوا جس بستر پر جب وقت تشریف لیجانیکے استراحت فرماتے تھے اوسکو اوسیطرح گرم پایا اور زنجیر در حجرہ بھی اوسیطرح جنبش مین تھی

مسدس

بدیع الثناء بجمالہ وقف الرجوہ نوالہ
دخلت جنان بسوء العجیب المزخیالہ
کنت بنبہ جلالہ فحبت طریق تمالہ
بمحل کاکمالہ بمعراج مشیۃ الہ
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

اے بادشاہ دو جہان اے شہریار انس و جان
اے عیسے واماندگان اے چارہ ساز عاصیان
اے تاجدار خسروان پشت و پناہ بیکسان
اے خاتم پیغمبران اے باعث کون و مکان
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

اے آفتاب والضحی مہتاب واللیل اذا
ہی شان اقدس من رأ اور قد والاقل کفا
والشمس چہرہ آپکا والفجر رنگ دلربا
قصہ شب معراج کا سنکر ہر اک ہے کہہ رہا
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

وہ گوہر تاج شرف وہ تجلاہ لو کشف
پہونچا جو بر عرش علی وہ در پاکیزہ صدف
حق اوسکی جانب ہو سدا او خاص وہی محجوب فا
سکتے تھے سب حور و ملک ستادہ ہو کر صف بصف
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

اسپ براق خوشخرام آیا زمین پر تیز گام
سدرہ تھا اوسکا اک مقام آکر وہان با احتشام
بیٹھے جو شاہ ذوالکرام ایسا اوڑا وہ نیکنام
رخصت ہوا بعد از سلام اور بولا یا خیر الانام
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

عیسی و موسی خوش لقا داؤد و آدم انبیا
اسحاق و ابراہیم و شیث و نوح سب خاص خدا
یعقوب اور ادریس اسمعیل و ذوالکفل ایجا
حوا و مریم آسیا تھین اسطرح مدحت سرا
بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

شاہنشہ دنیا و دین پشت و پناہ مرسلین
حق نے زمین سے آپکو بلوایا بر عرش برین

خالق ہوا ہی شیفتہ ایسے حسین ایسے حسین
دولت سرا پر آپکے گیتے ہین جبریل امین

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

خالق نے تمکو بانٹی نعمت عطا ہر ایک کی
یون برگزیدہ خلق مین عیسی و موسی ہین سبھی
دولت ملی جو آپکو وہ کب کسیکو ہے ملی
لیکن شب معراج مین کسکی سواری یون گئی

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

تم رحمۃ للعالمین تم بادشاہ مرسلین
کہکو حبیب اپنا کہے جب آپ رب العالمین
دنیا کی تمسے آبرو اور دین کی ہو زیب و زین
زیبا نہ کیونکر ہو تمہین یہ تاج بھرا ی شاہ دین

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

عرش بریں سے جب پھرے حضرت محمد مصطفے
خیل ملائک ایک طرف اک جا گروہ انبیا
تشریف لائے جس جگہ شور مبارکباد تھا
ہر ایک بہر تہنیت اوسوقت دیتا تھا صدا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

یارب برای مجتبے یارب براے مصطفا
بہر شفاعت زیر عرش آئین جو شاہ انبیا
جسدم قیامت ہو بپا اور حشر ہو حد سے سوا
ناطق مسدس یہ پڑہے سعدی ہون یہ مدح سرا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
غزل
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

حضرت نے عجب مرتبہ پایا شب معراج
منہ سرخ شہ دین کا ہوا فرط خوشی سے
کہتے تھے نبی کیا کہون اوس رات کا احوال
حضرت نے وہ امت کیلیے حق سے طلب کی
تھی جسکی زمین آپ کی خوشبو سے معطر
خالق نے سر عرش بلایا شب معراج
جبریل نے جس وقت جگایا شب معراج
جو کچھ کہ دیا پایا تھا وہ پایا شب معراج
جنت کو جو رضوان نے دکھایا شب معراج
افلاک کو بھی جاکے بسایا شب معراج

پہنچے گئے حضرت کے قدم جس جگہہ اوس جا
جز اپنے وہان اور کسیکو نہیں پایا
جبریل نے آنکھونکو بچھایا شب معراج
جب پردہ قدرت کو اوٹھایا شب معراج

مشہور ہوا عالم ارواح مین ناطق
میرا یہ قصیدہ جو سنایا شب معراج

یا شفیع الورا سلام علیک
ای شہ جن وانس وحور و ملک
ای چراغ رہ یقین وصفا
درۃ التاج سورہ یاسین
شرح اوحی ومعنے طہ
پیشوا رہنما و ہادی دین
مہر والشمس اور مہ واللیل
گنج اسرار کاف ہا یا عین
نور چشم صاد چہرہ نون
مہ ہفت آسمان قدرت رب
صاحب قاف و زینت والفجر
یا حبیب خدا سلام علیک
نبئے دوسرا سلام علیک
شمع راہ ہدا سلام علیک
طرہ انما سلام علیک
آیہ قل کفا سلام علیک
سرور انبیا سلام علیک
زینت والضحا سلام علیک
گوہر بے بہا سلام علیک
ای الف لام را سلام ع
ماہ عرش علا سلا
مالک ملک اسرا

ناطق دل گرفتہ بس خاموش
وقت ہی ختم کا سلام علیک

اللّٰھم صل بالفضل والکرم
علا مختم
ہو درود خدا احمد پر
سرو

التماس مولف

بعد حمد ایزد غفار و نعت رسول مختار و منقبت اصحاب کبار بندہ عاجز گنہگار شرمسار امیدوار
رحمت پروردگار خادم علمار و اسع حکمار حاذق حکیم مرزا امیر بیگ تخلص **ناطق** خلف الصدق
حضرت مرزا فیض علی بیگ قدس اللہ سرہ العزیز ساکن خطہ مینو سواد شہر شاہجہان آباد
عرف **دہلی** التماس پرداز ہی کہ اس مولود مسعود مسمی بہ **شفیع ناطق** نے حسب استدعا
برخوردار کامگار سعادت اطوار معدن **فضل** و کمال مبارک خوجستہ خصال فخر
اندان چراغ دودمان **عبد المجید خان** ابن عبد الرحیم خان زاد اللہ عمرہ و قدرہ
قم سے بسلک حامادی سنسلک بین سنہ [illegible] ہجری نبوی صلعم ملک مالوہ شہر اوجین
ترتیب پائی خالق جل و علی اس خاکسار سراپا انکسار کو اسکے صلہ مین شفاعت
مقبول کی عطا فرمائے اور اوس ارجمند کو بامراد دکھلائے۔ آمین ثم آمین

فیض انتساب مخبر صادق یعنی مولود شفیع ناطق از تصنیف مرزا امیر بیگ صاحب ناطق
خوشخط تحریر صاف چھاپہ شفاف باہتمام بلیغ طبع کیا ہی۔ جملہ حقوق مرزا صاحب موصوف نے

ن نذیر حسین تاجر کتب دہلی بازار دریبہ کلان

نظر پہلے ادھر دیکھو

لوئی صاحب اسکے چھاپنے یا چھپوانیکا ارادہ نکرین۔